تنگیٔ رزق کا قرآنی علاج

مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر

مکتبہ ارسلان

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
قرآن مجید کی روشنی میں رزق کی تلاش	4
رزق کی تنگی سے حفاظت کا قرآنی علاج	10
رزق کی تلاش احادیث کی روشنی میں	13
گناہوں سے بچنے پر رزق میں برکت کا وعدہ	18
تقوی کی برکت سے رزق ملنے کے چند قرآنی دلائل	22
تنگی رزق کا قرآنی علاج.....استغفار	30
تنگی کی رزق سے حفاظت کا نسخہ۔اللہ پر توکل	38
عبادت کی کثرت پر رزق کا وعدہ	42
رزق میں برکت کے لئے صدقہ کی کثرت کرو	44
روزی کی قدر کر کے برکت حاصل کریں	47
والدین کی خدمت پر رزق میں برکت کی بشارت	51
رزق کی تنگی کو دور کرنے کیلئے دعا کا اہتمام کریں	54
رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے چند اہم دعائیں	57
رزق کی تنگی کے لئے فکر آخرت کا نبوی نسخہ	61
شکر کی کثرت کر کے اپنے رزق کو بڑھائیں	66
دنیا سے بے رغبتی پر رزق بڑھانے کی بشارت	78
درود شریف کی برکت سے رزق کی تنگی سے نجات	85
رزق کی تنگی دور کرنے کیلئے کثرت سے ذکر کریں	91
اللہ سے دوستی پر غیبی رزق کا تحفہ	94
مسنون وظیفوں کے ذریعہ پریشانیوں سے نجات	104
رزق بڑھانے کے مجرب وظائف	122
نماز کے ذریعہ رزق میں اضافہ کیجئے	125
نماز حاجت کے ذریعہ روزی میں برکت	131
علاجم کے لئے صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کریں	134
رزق کی کثرت کے لئے صلہ رحمی کیجئے	136
رزق کی تنگی کو دور کرنے کے لئے تقدیر پر راضی رہئے	138
سادگی کے ذریعے سکون حاصل کریں	143
تبلیغ کی محنت پر رزق میں اضافہ کی بشارت	148
روزی میں برکت کیلئے خالق رزق کو خوش رکھو	150
باوضو رہنے کی برکت سے روزی میں اضافہ	151
تنگی کے بعد آسانی اور غم کے بعد خوشی کا انتظار کریں	152
کم ہمتی سے بچیں اور قوت ارادی سے کام لیں	154

باب نمبر 1

قرآن مجید کی روشنی میں رزق کی تلاش

میرے عزیز!.....

کائنات میں جو بھی کچھ ہوتا ہے.....اللہ کے حکم سے اور اس وحدہ لاشریک کی مرضی سے ہوتا ہے..... چنانچہ ارشاد ربانی ہے.....

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ O (سورہ تکویر)

''اور تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو''.....

ایک اور جگہ ارشاد ربی ہے.....

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا..... (سورہ انعام، پ ۷)

''درخت کا ایک پتہ بھی میری مرضی کے بغیر نہیں گرتا''.....

میرے دوستو!.....

معلوم ہوا کہ رزق صرف اور صرف اللہ ہی کے حکم سے اس کی مرضی سے ملتا ہے .....بعض لوگ انگوٹھا چھاپ ہوتے ہیں.....مگر کروڑوں کے مالک ہوتے ہیں.....

بعض لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگری لے کر نوکری کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں.....لہٰذا یاد رکھئے.....اگر اللہ سے دوستی ہوگئی تو وہ ہمیں بغیر مانگے دیتا رہے گا..... کیونکہ اس کا قانون ہے.....کہ وہ اپنے دوستوں کا خیال دشمنوں سے زیادہ رکھتا ہے.....آپ اللہ کی چاہت میں زندگی گزاریں.....اور آپ کے رزق میں تنگی ہوجائے.....ایسا ہو نہیں سکتا.....بلکہ گناہوں ہے.....بچنے پر تو اللہ نے رزق کی کثرت کا وعدہ کر رکھا ہے.....

یاد رکھئے!.....خوب یاد رکھئے!.....

رزق کا مدار عقل اور کثرت اسباب معاش پر نہیں.....چنانچہ مشاہدات اس امر کو بتاتے ہیں.....کہ ایک شخص ایک ہی تجارت سے غنی اور بڑا مال دار ہوجاتا ہے..... دوسرا شخص متعدد تجارتوں پر ہاتھ مارنے کے باوجود مقروض و پریشان رہتا ہے.....اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے.....کہ بہت سے اہل عقل فاقہ میں مبتلا رہتے ہیں.....اور بہت سے کم عقل و بے وقوف لکھ پتی ہیں.....بہت سے پڑھے لکھے معاش اور رزق کی تنگی کا شکار ہیں.....اور جاہل وانگوٹھا چھاپ کروڑ پتی لکھ پتی ہیں.....رزق کا دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے.....جس کو چاہتا ہے.....بے حساب روزی دیتا ہے.....اور جس کو چاہتا ہے.....روزی کم دیتا ہے.....قرآن حکیم میں رزق کے متعلق کئی آیات آئی ہیں .....صرف چند ایک آیات کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے.....جو درج ذیل ہیں.....

ترجمہ: ''کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے.....زیادہ روزی دیتا ہے.....اور جس کو چاہے کم''.....

''سوتم رزق اللہ کے پاس سے تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر کرو''.....

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے.....

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ.....

''جسے چاہتا ہے.....کھلا رزق دیتا ہے.....اور جسے چاہتا ہے.....تنگ کر دیتا ہے''..... سورۃ الشوریٰ آیت ۱۲

.....پھر یہی بات سورۃ القصص میں ملتی ہے.....جب قارون کو اس کے فخر و تکبر کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا.....تو جو لوگ پہلے اس کی شان و شوکت سے متاثر ہونے کے باعث اس جیسا بننے کی تمنا کر رہے تھے.....اب اس کا انجام دیکھ کر کہہ اٹھے.....

وَيْكَانَ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ.....

ترجمہ: ''افسوس ہم بھول گئے تھے.....کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے.....کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے.....تنگ کر دیتا ہے''..... (سورۃ القصص آیت ۸۲)

گویا کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ آیت میں ہم سے یہ کہہ رہا ہے.....کہ میرے بندوں رزق کے خزانے صرف اور صرف میرے ہی ہاتھ میں ہیں.....میرے علاوہ کون ہے.....جو تمہیں رزق دے.....لہٰذا اگر تم نے میری فرمانبرداری کی.....میری چاہت پر زندگی گزاری.....تو میں تمہارے لئے رزق کے دروازے کھول دوں

گا.....اگر تم نے مجھے ناراض کیا تو میں تمہیں رزق کے لئے تھکا دوں گا.....اور پھر بھی ملے گا وہی جو میں چاہوں گا.....

آسمان سے رزق کے وعدے

1 .....وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ O

(سورۃ زاریات)

''اور آسمان میں ہے.....روزی تمہاری.....اور جو تم سے وعدہ کیا گیا''.....

دیہاتی کا قصہ

امام اصمعیؒ کا بیان ہے.....میں بصرہ کی جامع مسجد سے آ رہا تھا سامنے سے ایک اعرابی آیا.....اور مجھ سے پوچھا تم کس قبیلے سے ہو میں نے کہا.....بنی اصمع سے بولا.....کہاں سے آ رہے ہو میں نے کہا.....وہاں سے جہاں اللہ کا کلام پڑھا جاتا ہے.....کہنے لگا.....مجھے بھی کچھ سناؤ.....میں نے سورۃ والذاریات تلاوت کی .....جب آیت فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ..... پر پہنچا تو اعرابی نے کہا بس کرو پھر خود اٹھ کر اپنی اونٹنی کے پاس گیا اس کو نحر کیا.....اور گوشت آنے جانے والوں کو بانٹ دیا .....اور پھر اپنے کمان.....اور تلوار توڑ دی.....اور منہ موڑ کر چلا گیا.....

اس کے بعد جب میں ہارون رشید کے ساتھ حج کو گیا.....اور (مکہ مکرمہ میں) گھومنے نکلا..... تو اچانک ایک آواز سنی کہ کوئی کمزور آواز سے مجھے

پکار رہا تھا..... میں نے منہ موڑ کر دیکھا تو وہی اعرابی تھا..... میں قریب گیا تو اس نے سلام کیا..... اور وہی سورت (الذاریات) سنانے کی فرمائش کی جب میں نے پڑھ کر سنائی..... اور اسی آیت پر پہنچا تو اس نے ایک چیخ ماری..... اور بولا ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اس کو حق پایا پھر کہنے لگا کیا..... اور کچھ (آپ پڑھیں گے).....

میں نے اس سے آگے پڑھا..... فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ..... اعرابی نے یہ سنتے ہی ایک چیخ ماری..... اور کہا سبحان اللہ رب جلیل کو کس نے غضب ناک کر دیا کہ اس نے قسم کھائی لوگوں نے اس کی بات کو سچ نہ جانا..... اور اس کو قسم کھانے پر مجبور کر دیا یہ الفاظ اس نے تین بار کہے..... اور یہی کہتے کہتے اس کی جان نکل گئی..... (تفسیر مدارک)

رزق کے دروازے بند ہونے کی اصل وجہ

2 ..... انسانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ رزق کے دروازوں کو بند کر دیتے ہیں..... ارشاد باری تعالیٰ ہے.....

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طٰہٰ:۱۲۴)

ترجمہ: ''جو اللہ کی یاد سے اعراض کرتا ہے..... اللہ تعالیٰ اس کی معیشت کو تنگ کر دیتے ہیں''.....

اگر ہم گناہ کرنا چھوڑ دیں تو پھر دیکھنا..... کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق کی

کتنی بہتات ہوگی.....

لوح محفوظ میں رزق کا ذکر

3 ..... منصور بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں..... کہ ایک روز میں حضرت حسن ؓ کی خدمت میں بیٹھا تھا..... ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ آپ ؓ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر دریافت کروں.....

مَآاَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا..... (سورۃ الحدید)

ترجمہ: ''میں نے دریافت کیا تو فرمایا..... سبحان اللہ کیا اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی (اذلی دفتروں) میں لکھی ہوتی ہے.....

باب نمبر 2

رزق کی تنگی سے حفاظت کا قرآنی علاج

میرے عزیز!.....

قرآن وحدیث میں رزق میں برکت کے لئے جو انمول .....اور مثالی نسخے .....اور اسباب بتائے گئے ہیں .....ان میں ایک نسخہ کلام اللہ کی تلاوت کرنا ہے.....

لہٰذا جب بھی آپ کو کسی قسم کی پریشانی لاحق ہو جائے .....جسمانی یا روحانی .....آپ اللہ کے کلام کی تلاوت کا اہتمام کریں.....اس کی برکت سے بے چینی بے سکونی آہستہ آہستہ غائب ہو جائے گی.....

کیونکہ خود قرآن ہی میں اللہ کا ارشاد ہے.....

سورۃ الواقعہ سے رزق کی تنگی کا علاج

1 .....حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے.....کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ.....

مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا.....

ترجمہ: "جو شخص ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھے گا اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا".....

راوی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ کے شاگرد کا بیان ہے.....کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ اپنی لڑکیوں کو حکم دے کر روزانہ رات کو سورہ واقعہ پڑھوایا کرتے تھے..... (مشکوٰۃ، صفحہ نمبر ۱۷۹، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ.....حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ.....

"تم اپنی عورتوں کو سورۃ واقعہ سکھاؤ.....کیونکہ وہ غنا یعنی مالداری لانے والی سورت ہے"..... (کنز الاعمال، ج ۱ صفحہ ۱۴۵)

حدیث میں فرمایا کہ.....

"جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے.....اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا".....

اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ.....

"سورہ واقعہ عورتوں کو سکھاؤ.....کیونکہ یہ مالداری لانے والی سورۃ ہے".....

اسی لئے عبداللہ بن مسعود ﷺ روزانہ اپنی لڑکیوں کو اہتمام کے ساتھ روزانہ سورہ واقعہ پڑھوالیا کرتے تھے.....

سورۃ الکافرون سے فاقہ کا علاج

2 .....حضرت جبیر بن مطعم ﷺ سے روایت ہے.....فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

اے جبیر!.....کیا تم پسند کرتے ہو کہ جب سفر پر نکلو تو اپنے ساتھیوں کی طرح ان سب میں سے زیادہ خوشحال.....اور بہت زیادہ فائدہ مند بن جاؤ؟.....

میں نے کہا.....ہاں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان.....

فرمایا یہ پانچ سورتیں پڑھ.....

قل یآایھا الکفرون.....اوراذا جاء نصر اللہ و الفتح.....اورقل ھو اللہ احد.....اورقل اعوذبرب الفلق .....اورقل اعوذ بر ب الناس ..... ہرسورت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سےشروع کر.....اوربسم اللہ الرحمن الرحیم پرختم کر.....

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.....کہ میں غنی .....اور بہت مال والا تھا لیکن جن کے ساتھ سفر پر نکلتا تو سب سے شکستہ حال.....اور بہت ہی کم مایہ ہوتا.....لیکن جب سے رسول اللہ ﷺ سے نے مجھے یہ سکھایا.....اور میں نے اس کو پڑھا تو میں سب سے زیادہ خوشحال.....اوران میں بہت زیادہ فائدہ مند ہوتا..... یہاں تک کہ میں اپنے سفر سے واپس آ جاتا.....

باب نمبر 3

رزق کی تلاش احادیث کی روشنی میں

1 .....حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے.....کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں.....:

اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ

یعنی روزی بندے کو ایسے تلاش کرتی ہے.....جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے.....

(حوالہ رواہ ابن حیان، حلیۃ الاولیاء، رقم ۷۹۰۸، ج ۶، ص ۸۹)

چلغوزے کے اندر کلمہ

2 .....وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے.....

انھوں نے کہا کہ جب تمہارے نبی ﷺ اس مسجد میں سو رہے تھے یا سوئے ہوئے شخص کی طرح تھے کہ اتنے میں ایک شخص چلغوزہ یا اس سے مشابہ کوئی چیز لایا .....تو آپ ﷺ نے اسے لے کر توڑا تو اس میں سے ایک ہرا پتہ برآمد ہوا.....جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا.....تو آپ ﷺ نے فرمایا.....

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر اس کے فیصلے کے بارے میں تہمت لگائے ..... یا رزق کی عطا میں دیر سمجھے اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انصاف نہیں کیا"..... (حوالہ حلیہ الاولیاء)

جزاع وفزاع کے نقصانات

3 ..... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ..... اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ .....

مَنْ سَخِطَ رِزْقَهٗ .....

یعنی جو آدمی اپنی تنگی رزق پر ناراض ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہ ہو)۔

وَبَثَّ شِكْوَهٗ

اور اس تنگی رزق کا شکوہ پھیلائے (یعنی تنگی رزق کی لوگوں کے سامنے شکایت کرے)۔

وَلَمْ يَصْبِرْ

اور صبر نہ کرے .....

لَمْ يَعْدِهٖ لَهٗ إِلَى اللّٰهِ حَسَنَهٗ .....

اور صبر نہ کرے تو اس کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی (یعنی اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا).....

وَلَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانَ .....

"اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کو اس پر سخت غصہ ہوگا"..... (حوالہ ابی نعیم فی الحلیہ، صفحہ ۸/ ۲۴۵)

اس حدیث میں امت کے لئے یہ تعلیم و درس ہے..... کہ رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا چاہئے..... اور رزق کی تنگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ناراضگی کا اظہار کرنے..... اور شکوہ کرنے کا انجام یہ ہوتا ہے..... کہ انسان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف نہیں جاتی..... نیکی کا بارگاہ خداوندی میں نہ پہنچنا اس کی عدم قبولیت کی دلیل ہے.....

رزق سے مایوسی گناہ ہے

4 ..... ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ .....

"جب تک تمہارے سر ہلنے کی طاقت رکھتے ہیں..... اور تمہارے بدن میں جان باقی ہے..... اپنے رزق سے مایوس نہ ہو..... بے شک انسان ماں کے پیٹ سے ایک ننھا کمزور وجود لے کر آتا ہے..... پھر خدا اسے رزق دیتا رہتا ہے..... اور وہ توانا آدمی بن جاتا ہے"..... (مسند احمد صحیح ابن حبان)

دنیا میں آتے ہی رزق لکھ دیا جاتا ہے

5 .....صحیح مسلم میں حضور ﷺ کا ارشاد نقل ہے کہ.....

"بے شک تم میں سے ہر ایک کو اس کی ماں کے رحم میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں.....اور چالیس دن تک جمے ہوئے خون .....اور چالیس دن تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رکھا جاتا ہے..... پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتے ہیں.....جو اس میں روح ڈالتا ہے.....اور اسے ان چار چیزوں کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے.....

بِکَتَبِ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقِیٌّ اَوْسَعِیْدٌ الخ.....

(حوالہ صحیح مسلم)

(۱).....اس کا رزق کتنا ہوگا.....

(۲).....اس کی زندگی کتنی ہوگی.....

(۳).....اس کی موت کب اور کہاں واقع ہوگی.....

(۴).....اور یہ کہ وہ نیک بخت ہوگا یا شقی و بد بخت.....

اب دیکھیں کہ ماں کے پیٹ میں چار مہینے گزرے ہوئے ہمیں کتنا عرصہ ہوا.....ابھی اللہ ہی جانتا ہے.....کہ مزید یہاں کتنا رہنا ہے.....تو پہلے دن ہی اللہ تعالیٰ نے رزق لکھ دیا کہ اس کا رزق کتنا ہے.....اور یہ کہ یہ بچہ کہاں کہاں پھرے گا وغیرہ وغیرہ.....غرض موٹی موٹی باتیں ساری کی ساری لکھ دی جاتی ہیں.....اور آخر میں فرشتہ اللہ تعالیٰ سے پوچھتا

ہے.....

شَقِیٌّ اَوْسَعِیْدٌ؟.....

پروردگار!..... یہ نیک بخت ہے..... یا بد بخت ہے؟.....

کوّے کے بچوں کی غیبی پرورش

6 ..... تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے..... کہ کوے کے بچے جب نکلتے ہیں ..... تو اس کے بدن پر بال..... اور پَر سفید ہوتے ہیں..... یہ دیکھ کر کوا ان سے نفرت کر کے بھاگ جاتا ہے..... کچھ دنوں کے بعد ان پروں کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے..... تب ان کے ماں باپ آتے ہیں..... اور ان کو دانہ وغیرہ دیتے ہیں..... ان ابتدائی دنوں میں جب ان کے ماں باپ ان چھوٹے بچوں سے متنفر ہو کر بھاگ جاتے ہیں..... اور ان کے پاس بھی نہیں آتے ..... اس وقت اللہ تعالیٰ چھوٹے چھوٹے مچھر ان کے پاس بھیج دیتے ہیں..... اور وہی مچھر ان کی غذا بن جاتے ہیں۔

باب نمبر 4

گناہوں سے بچنے پر رزق میں برکت کا وعدہ

میرے عزیزو!..... ہمارا ملک زرعی ملک ہے..... ہماری زمین اتنی سرسبز ہے..... کہ ہم ساری دنیا کو گندم دے سکتے ہیں..... مگر اللہ کی نافرمانی ہوئی تو گندم ناپید ہوگئی..... ساری دنیا کو ہم دودھ پہنچا سکتے ہیں..... مگر آج ہماری قوم گندم اور دودھ کے لئے پریشان ہے..... یہ کیوں ہوا؟..... اللہ تعالیٰ قرآن میں اس کی وجہ بتا رہا ہے.....

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ..... (سورۃ النحل پ ۱۴)

پاکستان والے میرے نافرمان ہوگے.....

پھر اللہ نے کیا کیا؟.....

فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ.....

پھر میں نے ان کی برکتیں کھینچ کر ان کو خوف .....اور بھوک کا لباس پہنچا دیا.....

زرعی ملک ہونے کے باوجود ان کو گندم .....اور چاول پر لڑاتا ہے..... یہ بات غور کرنے کی ہے..... کہ بھوک صرف معدہ میں پیدا ہوتی ہے..... مال کی کمی کا

خوف صرف دل میں پیدا ہوتا ہے..... مگر یہاں اللہ کہہ رہا ہے کہ..... میں نے پورے بدن کو خوف.....اور بھوک سے بھر دیا.....

رزق سے برکت نکلنے کی وجہ

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب دامت برکاتھم نے ارشاد فرمایا کہ..... میرے دوستو!..... اللہ تعالیٰ تو ہمیں رزق عطا فرما دیتے ہیں..... مگر ہم اس رزق کا استعمال غلط طریقے سے کرتے ہیں..... جس کی وجہ سے اس رزق سے برکت نکل جاتی ہے..... جب برکت اٹھ جاتی ہے..... تو جتنا کماتے چلے جاہیں گے ضرورتیں اس سے زیادہ بڑھتی چلی جائیں گی..... حتیٰ کہ انسان کروڑوں کی فیکٹریوں کا مالک ہو کر بھی روتا پھرتا ہے..... کہ میں قرضے میں دبا ہوا ہوں.....

ایک منیجر کا رونا دھونا

حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ..... مجھے ایک منیجر صاحب تقریباً ۱۲ سال پہلے ملنے کے لئے آئے..... اس وقت اس کی تنخواہ ستر ہزار روپے تھی..... اسے فیکٹری کی طرف سے دو کاریں کوٹھی گارڈ..... اور میڈیکل فری کی سہولیات حاصل تھیں..... اس کے تین بچے تھے..... انہوں نے آ کر اپنے حالات سنائے..... اور آنسوؤں سے رو پڑے..... میں نے پوچھا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں؟..... کہنے لگے..... میں کس کے سامنے دل کھولوں کہ میرے اخراجات پورے نہیں ہوتے.....

میں نے پوچھا..... وہ کیسے؟.....

انہوں نے بتایا کہ..... میں نے نئی گاڑی نکلوائی..... چار دن بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایکسیڈنٹ سے وہ گاڑی بالکل ختم ہوگئی..... اور اب تک مجھے سات لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا ہے..... بیچارے ہزاروں کماتے تھے..... اور لاکھوں گنوا بیٹھتے تھے ..... اور اتنا کما کر بھی روتے تھے کہ..... میرے خرچے پورے نہیں ہوتے..... اللہ تعالیٰ رزق تو دیتے ہیں..... مگر ہمارے کرتوت رزق کی برکت کو ضائع کر دیتے ہیں.....

اللہ سے بے وفائی پر رزق کی تنگی

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتھم نے ارشاد فرمایا کہ..... خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمتہ اللہ علیہ کا شعر ہے.....

نگاہ اقربا بدلی مزاج دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے..... سارا جہاں اس کا نافرمان ہو جاتا ہے..... ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں..... کہ جب مجھ سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے..... تو میری بیوی بھی نافرمان ہو جاتی ہے..... میرے بچے بھی مجھے ستاتے ہیں..... میرا گھوڑا بھی خلاف چلتا ہے..... اور میرا گدھا بھی نافرمان ہو جاتا ہے..... یہ وہ دنیاوی حکومت نہیں ہے کہ..... پاکستان میں جرم کر کے برطانیہ یا امریکہ میں جا کر

سیاسی پناہ لے لی..... اللہ کا مجرم کہیں سیاسی پناہ نہیں پا سکتا..... کیونکہ سارے عالم میں خدا ہی کی حکومت ہے..... اسی کی زمین ہے..... اسی کا آسمان ہے..... لہٰذا جلدی توبہ کر لو معافی مانگ لو..... تب چین پا جاؤ گے.....

استغفار کر کے رب کو راضی کر لو

لہٰذا دوستو!.....

استغفار کرنا اللہ کو راضی کرنا معافی مانگنا بہت بڑا ذکر ہے..... جو اپنے مالک کو راضی کر لے وہ اصلی ذاکر ہے.....

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ..... (سورۃ الرعد پ ۱۲)

اگر توبہ کر کے مالک کو خوش کر لو معافی مانگ لو تو تمہارے قلب کو چین آئے گا کیونکہ ذکر سے دل کے چین کا واسطہ..... اور رابطہ ہے..... اور یہ اللہ کا ضابطہ ہے..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... کہ تمہارے سینہ میں دل ہم نے بنایا ہے..... لہٰذا اس دل کو چین صرف ہماری یاد ہی سے ملے گا..... اور نافرمانی..... اور گناہ سے تم بے چین..... اور پریشان رہو گے..... بے چینی کا سبب گناہ ہے..... لہٰذا اس کا علاج یہی ہے..... کہ استغفار کر کے تم ہم کو راضی کر لو.....

تقوی کی برکت سے رزق ملنے کے چند قرآنی دلائل

تقوے کے رزق کا سبب ہونے پر کئی آیات کریمہ دلالت کرتی ہیں..... ان میں سے چند ایک مناسب تفسیر کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں.....

1 .....اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (سورۃ الطلاق ۲۔۳)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے..... اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے..... اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے..... جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا..... اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ پورا کر کے رہتا ہے..... اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے''.....

2 .....اور فرمایا.....

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا (۶۵۔۴)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا''.....

اس آیت مبارکہ پر مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حاشیہ ثبت فرماتے ہیں..... یہ ہے.....

''اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کے احکام کی بہر حال تکمیل کرو خواہ کتنی ہی مشکلات وشدائد کا سامنا کرنا پڑے..... اللہ تعالیٰ تمام مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا .....اور سختیوں میں بھی گذارہ کا سامان کر دے گا''.....

گناہوں سے بچنے کے دو انعامات

اس ارشاد مبارک میں اللہ رب العزت نے بیان فرمایا کہ..... جس شخص میں تقوے کی صفت پیدا ہو گئی اللہ تعالیٰ اس کو دو نعمتوں سے نوازیں گے.....

پہلی نعمت یہ ہے..... اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم و مصیبت سے نجات دیں گے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں.....

يُنْجِيْهِ مِنْ كُلِّ كَرْبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.....

(تفسیر القرطبی ۱۸/۱۵۹)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت کے ہر غم سے نجات دیں گے''....

حضرت ربیع بن خثیم آیت کریمہ کے اس حصے کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

وَيَجْعَلْ لَهُ مُخْرَجًا مِنْ كُلِّ مَايَضِيْقُ عَلَى النَّاسِ.....

(زاد المسیر ۸/ ۲۹۱۔۲۹۲، نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوی ۴/ ۳۵۷ وتفسیر الخازن ۷/ ۱۰۸)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس بات سے نکلنے کی راہ پیدا فرمادیں گے جو لوگوں کے لیے تنگی .....اور مشکل کا سبب بنتی ہے''.....

دوسری نعمت یہ ہے..... کہ اللہ تعالیٰ اس کو وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے ..... جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا..... حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے اور ان کی طرف سے ممنوعہ باتوں سے دور رہ کر متقی بن جائے وہ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کی راہ پیدا فرمادیں گے .....اور اس کو وہاں سے روزی عطا فرمائیں گے..... جہاں سے رزق کا ملنا اس کے خواب وخیال میں بھی نہ ہوگا.....

اللہ اکبر!.....تقوے کی خیر وبرکات کتنی عظیم.....اور قیمتی ہیں..... حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَكْبَرَ آيَةٍ فِى الْقُرْآنِ فَرَجًا (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

مُخْرَجًا.....

غموں اور دکھوں سے نجات کا نسخہ بتلانے والی قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کریمہ یہ ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مُخْرَجًا.....

جو گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پریشانی سے نکال دیتے ہیں۔

تقویٰ پر مالی پریشانی سے حفاظت پر بطور دلیل ایک حدیث مبارکہ

3 .....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّمَدَّ لَهٗ فِىْ عُمُرِهٖ وَيُوَسَّعَ لَهٗ فِىْ رِزْقِهٖ وَتُدْفَعَ عَنْهُ مِيْتَةُ السُّوْءِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ.....

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے..... اور اس کے رزق میں فراخی ہو.....اور دکھ وتکالیف سے نجات ہو .....تو وہ اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے.....اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے.....

(حوالہ الفجر الرائع)

بے روزگاری کا علاج

4 .....حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتھم نے ارشاد فرمایا کہ.....ایک صاحب نے پرچہ دیا کہ بے روزگار ہوں دعا فرمادیجئے.....فرمایا کہ

جتنے بے روزگار ہیں.....وہ تقویٰ اختیار کریں..... کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے.....
جو متقی ہوگا.....ہم اس کو ایسی جگہ سے روزی دیں گے..... کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوگا
.....لہٰذا داڑھی رکھو.....اور ٹخنہ کے اوپر پائجامہ رکھو..... پانچوں وقت کی نماز پڑھو
.....اور کسی کو ستایا ہو تو اس سے معافی مانگو اللہ کا بھی حق ادا کرو..... بندوں کا بھی حق
ادا کرو متقی بن جاؤ..... روزی نہ پاؤ تو پھر کہنا..... اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاتا
ہوں.....

وَمَنْ يَّتَقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ..... (سورۃ الطلاق، پ ۲۹)

جو تقویٰ سے رہے گا اللہ اس کو مصیبت سے خلاصی دے گا.....اور ایسی جگہ
سے روزی دے گا..... جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا.....اس لئے صوفیوں
سے مولویوں سے.....اور طالب علموں سے کہتا ہوں..... کہ روزی کی فکر نہ کرو تقویٰ
کی فکر کرو کہ تمہارے تقویٰ پر لقوہ نہ گرے یہ فتویٰ سن لو.....

جو لوگ مقروض ہیں.....اور دین دار بھی ہیں.....یا مغنی پڑھیں (۱۱۱) دفعہ
لیکن اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے ہیں.....تو بھی یا مغنی پڑھو اللہ کا نام بہت بڑا نام
ہے..... انشاء اللہ گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی ہو جائے گی .....اور قرض بھی ادا
ہو جائے گا.....غریبی بھی دور ہو جائے گی.....لیکن تقویٰ سے جلد کام بن جائے
گا..... تاکہ رحمت کے ٹرک کو سائیڈ مل جائے..... گناہ کے غضب کا ٹرک بیچ میں
حائل نہ ہو.....اور دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برکت والا رزق عطا

فرمائیں.....

نمازی اور بے نمازی کے رزق میں فرق

5 .....ریاض شہر کے ایک معزز آدمی نے مجھے بتایا کہ.....۱۳۷۶ھ میں
جبیل کے کئی مچھیرے مچھلی کے شکار کے لئے سمندر کی طرف گئے..... تین دن تین
رات انہیں ایک بھی مچھلی ہاتھ نہیں لگی.....وہ پانچوں وقت کے نمازی تھے..... پاک
میں مچھیروں کا ایک .....اور گروپ بالکل بے نمازی تھا .....لیکن وہ شکار میں کا
میاب ہو رہا تھا.....ان میں سے بعض لوگوں نے کہا: سبحان اللہ!.....ہم تمام نمازیں
پڑھتے ہیں.....اور ابھی تک کچھ نہیں ملا..... یہ بے نمازی ہیں.....اور کامیاب ہیں۔
شیطان نے وسوسہ اندازی کی.....اور پہلے فجر کی چھوٹی..... پھر ظہر عصر چھوڑ
بیٹھے..... بعد عصر سمندر کے پاس پہنچے تو ایک مچھلی ملی.....اسے نکال کر اس کا پیٹ
چیرا تو اس کے اندر سے ایک قیمتی موتی نکلا.....ان میں سے ایک نے اس الٹ پلٹ
کر دیکھا پھر بولا .....کیا خدا کی شان ہے!..... جب اطاعت خدا کر رہے تھے
.....تو کچھ نہ ملا.....نافرمانی میں یہ مال ہاتھ آیا.....یقیناً دال میں کچھ کالا ہے.....

پھر اس نے موتی اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا کہ اللہ اس کا عوض عطا فرمائے
گا.....ساتھیوں سے بولا چلو.....دوسری جگہ چلو..... یہاں ہم نے رب کی نافرمانی
کی ہے.....وہاں سے تین چار کلومیٹر دور جا کر خیمہ لگایا.....پھر ساحل سمندر پر پہنچے
.....اب کی بار انہیں الکنعد مچھلی ملی.....اس کے پیٹ میں بھی ایک بہترین موتی ملا

..... بول اٹھے..... الحمدللہ اس نے ہمیں رزق طیب عنایت کیا..... اب کیونکہ وہ توبہ کر چکے تھے..... اور نماز پڑھ رہے تھے اس لئے اس موتی کو لے لیا.....

دیکھئے کہ معصیت میں پڑے تھے تو رزق خبیث ملا طاعت گزار ہوئے..... تو رزق طیب "اگر وہ اللہ و رسول کی عطا پر راضی رہتے..... اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے..... تو اللہ و رسول انہیں اپنے فضل سے اور نوازتے..... وہ کہتے کہ ہم اللہ کی طرف ہی رغبت رکھتے ہیں".....

اللہ دیکھ رہا ہے

6 ..... میرے دوستو!.....

جس دل میں اللہ کی محبت آجاتی ہے..... وہ شخص جان دے دیتا ہے..... پر مالک کو ناراض نہیں کرتا..... اور اگر اس سے کبھی کوئی خطا ہو جاتی ہے..... تو رو رو کر رب کو منا لیتا ہے..... اے کاش!..... ہمیں بھی اس بات کا احساس ہو جاتا ہے..... کہ اللہ دیکھ رہا ہے.....

اللہ (عزوجل) سے کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں..... باریک ذرات جو خوردبین سے بھی نہیں دیکھے جا سکتے..... اللہ (عزوجل) انہیں بھی دیکھ رہا ہے.....

ہم کمرے میں ہوں یا گھر کے صحن میں..... ہم میزبان ہوں یا مہمان..... جاگ رہی ہوں یا نیند میں..... ہم جہاں بھی ہوں..... جو کچھ بھی کر رہے ہوں..... ہر حال میں اللہ (عزوجل ھمیں دیکھ رھا ہے..... ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے..... اللہ

تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی..... (سورۃ العلق پ ۳۰)

ترجمہ: "تو کیا حال ہوگا..... کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے"..... اے چھپ چھپ کر گناہ کرنے والوں.....

چھپ چھپ کر خط لکھنے والوں.....

چھپ چھپ کر فون کرنے والوں.....

چھپ چھپ کر بیہودہ فلمیں دیکھنے والوں.....

انٹرنیٹ پر حیا سوز مناظر دیکھنے والوں.....

یہ کیوں بھولتے ہو!..... کہ اللہ دیکھ رہا ہے..... ہر وقت دیکھ رہا ہے..... ہر جگہ دیکھ رہا ہے..... کوئی مکان..... کوئی دکان..... کوئی گھر..... کوئی محل ایسا نہیں جو اس کی نظر سے اوجھل ہو..... انسان ہر وقت اللہ (عزوجل) کی نظر میں ہے..... جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے.....

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا..... (سورۃ النساء، آیت ۱)

ترجمہ: "بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے".....

باب نمبر 5

تنگی رزق کا قرآنی علاج.....استغفار

مسلمانو!.....توبہ واستغفار ایک ایسا بہترین وظیفہ ہے.....کہ جس کی کثرت سے مال واولاد میں کثرت ہوتی ہے.....رحمت کی بارشیں برستی ہیں.....اور قحط سالی دور ہوتی ہے.....معلوم ہوا کہ.....توبہ رزق کی وسعت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے.....حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.....کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا.....

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا..... (سورۃ نوح پ۲۹)

ترجمہ: ”تو میں نے کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو.....وہ بڑا معاف کرنے والا ہے.....تم پر شرائے کا مینہ بھیجے گا مال .....اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا .....اور تمہارے لئے باغ بنادے گا .....اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا.....“

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.....آیت میں اس بات کی دلیل ہے.....

کہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کے ذریعے رزق .....اور بارش طلب کی جاتی ہے.....

ان مبارک آیتوں سے پتہ چلتا ہے.....کہ استغفار کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں.....

(۱).....بارش برستی ہے.....اور قحط سالی دور ہوتی ہے.....

(۲).....مال ورزق بڑھتا ہے.....اور تنگدستی دور ہوتی ہے.....

(۳).....اولاد بڑھتی ہے.....

(۴) زمین کی پیداوار میں ترقی ہوتی ہے.....

(۵).....گناہ معاف ہوتے ہیں.....

استغفار کرنے پر موسلا دھار بارش کا انعام

عہد فاروقی میں ایک دفعہ قحط سالی ہوگئی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں طلب بارش کے لئے آئے .....اور ممبر پر تشریف لائے تاکہ بارش کے لئے دعا کریں مگر انہوں نے ممبر پر استغفار کی.....اور واپس آگئے واپسی پر لوگوں نے عرض کیا.....کہ آپ نے بارش کے لئے کوئی دعا نہیں کی؟.....آپ نے فرمایا کہ میں نے بارش کے لئے دعا مانگی ہے.....اور یہ آیت تلاوت فرمائی..... چنانچہ اسی دن زور کی بارش ہوئی.....

تین تجربہ شدہ باتیں

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ.....

تین باتیں بڑی تجربہ شدہ ہیں.....ان کو آپ اپنا لیجئے.....

(۱).....پہلی بات یہ ہے.....جو بندہ بہت ہی پریشان حال ہو.....اور اس کی پریشانیاں ختم نہ ہوتی ہوں تو حدیث پاک میں آیا ہے.....کہ وہ استغفار کی کثرت کرے استغفار کی کثرت سے اللہ تعالیٰ اس کے دل کا غم اس سے دور فرمادیتے ہیں.....لہٰذا استغفر اللہ کی کثرت رکھیں.....جو آدمی کسی بھی وجہ سے پریشان ہو وہ چلتے پھرتے کثرت کے ساتھ زبان سے اس کا ورد کرسکتا ہے.....اگر صبح وشام دوسو مرتبہ تسبیح کرنا چاہے.....تو وہ بھی کرسکتا ہے.....

(۲).....دوسری بات یہ ہے.....کہ جس کے اوپر فقر.....اور تنگدستی مسلط ہے.....بڑی کوشش کے باوجود اس کا کاروبار نہیں چلتا.....اور کوئی.....اور صورت بھی نظر نہیں آتی.....تو وہ پڑھے.....

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ.....

یہ ایک ایسا عمل ہے.....کہ اس کی کثرت سے اللہ تعالیٰ بندے کے لیے رزق کے دروازے کو کھول دیتے ہیں.....

(۳).....تیسری بات یہ ہے.....کہ اگر بندے کو اللہ تعالیٰ نے بہت نعمتیں دی ہوئی ہوں.....اور وہ چاہے.....کہ مجھ سے یہ نعمتیں واپس نہ لی جائیں تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت کے ساتھ الحمد للہ کہے.....اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کو سلامت رکھیں گے اللہ نے اولاد دی.....گھر دیا.....نیک بیوی دی.....رزق دیا.....عزت دی.....اب جو بندہ چاہتا ہے.....کہ مجھ پر یہ سب نعمتیں سلامت رہیں تو اس کو چاہیے کہ.....وہ کثرت کے ساتھ الحمد للہ کہے.....اللہ تعالیٰ اس کی ان نعمتوں میں .....اور اضافہ فرمادیں گے.....

مصیبتوں کے ہجوم سے نکلنے کا نبوی راستہ

دوستو!.....حضور ﷺ کا ارشاد ہے.....

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ .....

ترجمہ: ”جو شخص استغفار کو لازم کرلیتا ہے.....“

تو کیا انعام ملے گا؟.....

جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِکُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا..... (الحدیث)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نکال دیں گے.....“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے.....کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو استغفار کو لازم پکڑے گا (بہت کثرت سے استغفار پڑھا کرے) خدائے پاک ہر تنگی و پریشانی سے نجات ہر رنج وغم سے چھٹکارا دے گا .....اور ایسی جگہ سے رزق دے گا .....جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا.....

(الدرداء ۳/۱۵۹۹، ابوداؤد ۲۱۳، الترغیب ۲/۴۶۸)

مہربان اللہ!.....نافرمان بندے

1 .....ایک روایت میں آتا ہے کہ.....تم اگر سارے فرمانبردار بن جاؤ .....اور تم میں کوئی گناہ گار نہ رہے.....اللہ تعالیٰ تم سب کو موت دے کر ایسی قوم لا

ئے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے.....

لَوَجَدُاللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا..... (سورۃ النساء، پ۵)

ترجمہ: ''تم اللہ کو مہربان پاؤ گے''.....

موت سے قبل توبہ کرلو

میرے بھائیو!..... جب آدمی توبہ کرتا ہے..... تو آسمان پہ روشنی ہوتی ہے..... جیسے شادی میں قمقمے جلتے ہیں..... پتہ چلتا ہے..... کہ یہاں کوئی خوشی ہے..... اسی طرح آسمان پر چراغاں ہوتا ہے.....

فرشتے پوچھتے ہیں..... یہ چراغاں کیسا ہے؟..... چنانچہ ایک فرشتہ ساتویں آسمان سے اعلان کرتا ہے..... فلاں مرد و عورت نے آج توبہ کرلی ہے..... اللہ نے اس خوشی میں آسمان سجائے ہیں.....

اللہ کے بندو!..... خوشی اور چراغاں تو ہمیں کرنا چاہیے کہ ہماری توبہ قبول ہوئی ..... دنیا اور آخرت کی مصیبتیں ٹل گئیں مگر خوشی اللہ تعالیٰ منا رہے ہیں..... جس کو ہماری توبہ کی پرواہ نہیں..... ہم توبہ کریں..... تو وہ غنی..... ہم نماز پڑھیں..... تو وہ غنی نہ پڑھیں..... پھر بھی وہ غنی.....

ہماری اطاعت اس کو اونچا نہیں کرتی..... ہماری نافرمانی اس کو پست نہیں کرتی..... ہماری فرمانبرداری سے اس کی عزت زیادہ نہیں ہوتی..... ہماری نافرمانی سے اس کی عزت کم نہیں ہوتی.....

لیکن پھر بھی وہ چراغاں کرتا ہے..... کہ دیکھو!..... میرا بندہ میرے پاس توبہ کے لئے آ گیا.....

پریشانی کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خصوصی کلمات

2 .....ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو..... اور درخواست کی کہ اپنے والد ماجد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے (کسی حاجت میں) میری سفارش کردو..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت ایک ایسے مکان میں ہیں..... جس میں وہ اسی وقت بیٹھتے ہیں..... جب کوئی پریشانی..... اور رنج و غم واقع ہو.....

اس نے عرض کیا کہ اچھا مجھے اس مکان کے قریب پہنچادو..... تاکہ میں ان کا کلام سن سکوں..... قریب پہنچا..... میں نے آپ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا.....

کٓھٰیٰعٓصٓ یَانُوْرُ یَاقُدُّوْسُ یَاحَیُّ یَارَحْمٰنُ.....

یہ کلمات تین مرتبہ کہے پھر کہا.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُحِلُّ النِّقَمَ.....

ترجمہ: ''میرے وہ گناہ معاف کردیجئے..... جو مصیبت ڈالتے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ.....

ترجمہ: ''وہ گناہ بخش دیجئے..... جو نعمتوں کو مصیبت سے بدل دیتے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُوْرِثُ النَّدَمَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو ندامت پیدا کرتے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَحْبِسُ الْقِسَمَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو قسموں کو روک دیتے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو عصمت کو توڑ دیتے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلَ الْبَلَاءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو بلا نازل کرتے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو جلدی فنا کرنے والے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَدِیْلُ الْاَعْدَآءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجیے..... جو دشمنوں کو غلبہ دینے والے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُقْطَعُ الرَّجَآءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو امیدیں قطع کرنے والے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو دعا کو رد کرنے والے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُمْسِكُ غَيْثَ السَّمَآءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے جو بارش کو روکنے والے ہیں.....''

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُظْلِمُ الْهَوَآءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو ہوا کو تاریک کرنے والے ہیں''.....

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَكْشِفُ الْغِطَآءَ.....

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے..... جو رسوا کرنے والے ہیں''.....

(استغفار اور توبہ کی مزید تفصیل کے لئے احقر کی کتاب (۱) گناہوں کا سمندر
(۲) سکون دل کے نبوی راستے کا مطالعہ کریں)

باب نمبر 6

تنگی کی رزق سے حفاظت کا نسخہ۔اللہ پر توکل

میرے دوستو!..... جو اللہ پر بھروسہ..... رکھتا ہو زمین آسمان کے بادشاہ کا وعدہ ہے کہ..... میں اس کے لئے کافی ہو جاتا ہوں..... اور اس کو غیبی طریقہ پر رزق عطا فرماتا ہوں.....

یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ پر بھروسہ کیا..... اللہ نے ان کو پریشانی سے نکال دیا.....

ابراہیم علیہ السلام نے آگ کے سمندر میں اللہ پر بھروسہ کیا..... اللہ نے آگ کو ٹھنڈا بنا دیا.....

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے مقابلہ میں اللہ پر بھروسہ کیا..... اللہ نے فرعون کو غرق کر دیا.....

حضور ﷺ پر جب بھی کوئی پریشانی آتی آپ ﷺ فرماتے.....

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ.....

''میرے لئے اللہ ہی کافی ہے..... اور وہ بہترین کارساز ہے''.....

اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر یہ وحی نازل فرمائی.....

توکل کا معنی

حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ..... توکل کے لفظی معنی بھروسہ کرنے کے ہیں..... اور اصطلاحی معنی اللہ پر بھروسہ کرنے کے ہیں..... یعنی اس کائنات میں ہونے والے تمام افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت قدرت..... اور اس کی حکمت سے ہو رہے ہیں..... توکل یہ ہے..... کہ اللہ پر بھروسہ رکھے نہ کہ اسباب پر بھروسہ رکھے.....

درس توکل قرآن کی روشنی میں

1 ..... اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ. (سورۃ آل عمران پ۴)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کو محبت ہے..... توکل کرنے والوں سے''.....

2 ..... وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ.....

(سورۃ الانفال، پ۱۰)

ترجمہ: ''اور جو کوئی اللہ جل شانہ پر بھروسہ کرے..... تو اللہ جل شانہ زبردست ہے..... حکمت والا ہے''.....

توکل علی اللہ پر ایک عورت کا ایمان افروز واقعہ

3 ..... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

گزرے ہوئے زمانے کی بات ہے..... دو میاں بیوی تھے..... ان کے پاس کچھ نہ تھا آدمی سفر سے آیا..... سخت بھوکا تھا بیوی سے کہنے لگا.....

"کوئی چیز کھانے کو ہے؟".....

کچھ بھی نہ تھا ویسے دل بہلاوے کے لیے کہنے لگی..... "خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ رزق دے گا".....

وہ کہنے لگا..... "افسوس ہے؟..... صرف تسلی مت دو کچھ ہے..... تو تلاش کر کے لیے آؤ".....

بیوی اللہ پر توکل کر کے کہنے لگی..... "ہاں!..... آنے ہی والا ہے..... بس ذرا انتظار کیجئے..... ہمیں اللہ کی رحمت کی بہت امید ہے".....

جب اس کا ٹال مٹول حد سے بڑھ گیا..... تو کہنے لگا..... "اللہ کی بندی!..... بہت افسوس کی بات!..... اگر کچھ ہے..... تو کھڑی ہو جاؤ..... جلدی لے آؤ..... آج اتنی تکلیف ہے کہ میرا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے".....

بیوی کہنے لگی..... ہاں ابھی تنور ٹھنڈا ہوتا ہے..... تو لے آتی ہوں ذرا صبر کریں".....

جب اس نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی..... اور بیوی بھی انتظار میں تھی کہ اچانک بیوی کے دل میں خیال آیا کہ میں بھلا تنور میں جا کر دیکھوں تو سہی..... جب وہ گئی تو تنور میں دیکھا کہ وہ بکری کے بھنے ہوئے شانوں سے بھرا پڑا ہے..... اور چکی جو ہے..... وہ آٹا پیس رہی ہے..... بیوی چکی کی جانب گئی اسے جھاڑا..... اور

روٹیاں تیار کیں..... اور تنور میں جو بکری کے بھنے ہوئے شانے تھے ان کو باہر نکالا.....

نبی ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم!..... محمد (ﷺ) کی جان جس کے ہاتھ میں ہے!..... اگر وہ بی بی چکی کے پاٹوں میں جو تھا وہی لیتی جاتی..... اسے جھاڑتی نہ ..... تو وہ قیامت تک پیستی جاتی".....

باب نمبر 7

عبادت کی کثرت پر رزق کا وعدہ

میرے دوستو!.....قرآن وحدیث .....اور اسلاف کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے.....کہ جو شخص اپنے محبوب حقیقی کی عبادت کثرت سے کرتا ہے..... اللہ تعالیٰ بھی اسے غیبی طریقہ سے.....رزق عطا فرماتے ہیں.....

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ O

ترجمہ: "اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں".....

جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے تو خدا کے واسطے

معلوم ہوا کہ رب کائنات نے انسان کو اپنی عبادت ومعرفت کے لئے بنا یا.....مگر افسوس صد افسوس!.....دور حاضر میں انسان اپنا مقصد حیات بھلا بیٹھا دنیا کی رونقوں سے دل لگا بیٹھا.....اور حصول دولت کو ہی زندگی کا حاصل سمجھ بیٹھا ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا .....تمہارا رب فرماتا ہے.....

يَا ابْنَ آدَمَ لَاتَبَاعَدْ مِنِّيْ فَاَمْلَأُ قَلْبَکَ فَقْرًا وَاَمْلَأُ بِيَدَکَ شُغْلًا.....

ترجمہ: "اور اے ابن آدم! مجھ سے دور مت جا (ورنہ) میں تیرے دل کو فقیری اور محتاجگی سے بھر دوں گا.....اور تیرے ہاتھ کو بے کار کاموں سے بھر دوں گا".....

باب نمبر 8

رزق میں برکت کے لئے صدقہ کی کثرت کرو

میرے بھائیو!.....قرآن اور احادیث کے ذخیرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے.....صدقہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ رزق کو بڑھا دیتے ہیں.....اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں.....ذیل میں ہم چند قرآنی آیات.....اور احادیث بطور دلیل لکھتے ہیں.....پڑھئے اور عمل کیجئے.....پھر انشاء اللہ آپ جاگتی آنکھوں سے صدقہ کی برکات کا خود مشاہدہ کریں گے.....کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں ارشاد ہے کہ.....

''اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر لوٹائے گا.....اور تمہارے قصوروں سے درگزر کرے گا.....اور اللہ بڑا قدردان.....اور بردبار ہے''.....

مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ○(البقرہ ۲/ ۲۴۵)

ترجمہ: ''پھر کون ہے.....جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟.....تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر لوٹائے گھٹانا.....اور بڑھانا اللہ کے اختیار میں ہے.....اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے''.....

جب بادل سے آواز آئی

1 .....ایک روایت میں آتا ہے کہ.....ایک آدمی جا رہا تھا کہ بادل سے آواز آئی کہ جاؤ فلاں کی کھیتی کو پانی دو.....تو وہ آدمی بادل کے ساتھ ہولیا.....

تو بادل ایک پہاڑی پر برسا.....وہاں سے ایک درے میں سے ایک نالہ سا تھا اس میں آیا.....آگے جا کے ایک ڈھالا تھا.....اس میں گیا تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آگے انتظار میں ہے.....پانی آیا.....تو اس نے اس کو باغ میں کر دیا.....

وہ کہنے لگا.....بھائی کیا کرتا ہے؟.....اور تیرا نام کیا ہے؟.....

تو اس نے نام بتایا.....تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی کھیتی کو پانی پلاؤ.....کہا کہ اگر یہ قصہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی نہ بتاتا.....اصل میں بات یہ ہے.....کہ اللہ نے مجھے باغ دیا ہے.....جب یہ تیار ہو جاتا ہے.....تو میں اس کے تین حصے کرتا ہوں.....ایک حصہ فقیروں کو دیتا ہوں.....ایک حصہ اپنے گھر میں اپنا خرچہ کرنے کے لئے رکھتا ہوں.....اور ایک حصہ پھر اس میں لگا دیتا ہوں اس کی تیاری کے لئے.....

یہ واقعہ سنا کر حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ.....حدیث سے یہ معلوم ہوا ہے.....کہ زمینداری میں جو فصل آئے.....تو اس کا ایک حصہ آگے فصل پر لگانا چاہئے.....تب جا کے فصل کا حق ادا ہوگا.....مادی لحاظ سے کیسا خوب صورت طریقہ اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا.....کہ ۳/ا حصہ لگاؤ اس پر.....تب جا کر صحیح

فصل ہوگی.....

تو اللہ نے فرمایا..... **امطرھم بحصادھم** ..... جب ان (نافرمانوں) کی فصل تیار رہتی ہے..... تو بارش روک لیتا ہوں..... اور حکومت ان کے عقل مند لوگوں کو دیتا ہوں..... دردمند لوگوں کو دیتا ہوں..... بردبار لوگوں کو دیتا ہوں۔ چشم پوشی کرنے والوں کو دیتا ہوں..... معاف کرنے والے لوگوں کو دیتا ہوں..... اور خوش اخلاق لوگوں کو دیتا ہوں..... یہ سارے معانی علیم کے ہیں..... اور پیسہ بخیوں کو دیتا ہوں..... اور یہ میرے راضی ہونے کی نشانی ہے..... (حوالہ مشکوٰۃ شریف)

باب نمبر 9

روزی کی قدر کر کے برکت حاصل کریں

میرے عزیزو!..... اسباب رزق میں سے ایک عمل رزق کی کھانے کی قدر کرنا ہے..... اس سلسلے میں بطور دلیل ہم چند احادیث اور واقعات نقل کرتے ہیں..... جس کے بعد انشاء اللہ آپ حضرات کے دل میں رزق کی قدر کرنے کی عظمت پیدا ہو گی.....

رزق کی قدر پر برکت کا وعدہ

1 ..... حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کا فرمان ہے..... کہ رزق کی قدر کرو اللہ اس میں برکت دے گا..... اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے پاک صاف رزق کھاؤ..... اور اسی پر بھروسہ رکھو.....

تنگدستی سے بے خوفی والا عمل

2 ..... بلند پایہ عظیم محدث حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد علیہ رحمتہ الماجد کو خلیفہ بغداد کے مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا طعام کے آخر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے..... محدث موصوف چن چن کر تناول فرمانے لگے.....

مامون نے حیران ہوکر کہا..... اے شیخ کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟.....

فرمایا..... کیوں نہیں دراصل بات یہ ہے..... کہ مجھ سے حضرت سیدنا حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے..... ''جو شخص دستر خوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چن چن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہوجائے گا''..... (اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول ج ۵ ص ۵۹۷)

میں اسی حدیث مبارک پر عمل کر رہا ہوں..... یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا .....اور اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا..... تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا..... مامون نے اس کو حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد علیہ رحمۃ الماجد کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیا..... حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد علیہ رحمۃ الماجد نے فرمایا .....احمد للہ عزوجل حدیث مبارکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہوگئی.....

(ثمرات الاوراق ج ۱ ص ۸)

رزق کی قدردانی حوروں کا مہر

3 .....سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں..... روٹی کے ٹکڑے .....اور ذروں کو چن لیں کہ حدیث پاک میں ہے..... جو شخص اس طرح کرتا ہے..... اس کے عیش وعشرت میں وسعت کی جاتی ہے..... اور اس کے بچے صحیح وسلامت..... اور بے عیب ہونگے..... اور وہ ٹکڑے حوروں کا مہر ہوں گے.....

(کیمیائے سعادت اصل اول آداب الطعام)

دستر خوان جھاڑنے کا صحیح طریقہ

4 .....حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ''حضرت میاں صاحب'' کے نام سے مشہور تھے..... بڑے عجیب وغریب بزرگ تھے..... ان کی باتیں سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کی یاد تازہ ہوجاتی ہے..... حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں..... کہ ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں گیا..... تو انہوں نے فرمایا کہ کھانے کا وقت ہے..... آؤ کھانا کھالو..... میں ان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گیا.....

جب کھانے سے فارغ ہوئے تو میں نے دستر خوان کو لپیٹنا شروع کیا .....تاکہ میں جا کر دستر خوان جھاڑ دوں تو حضرت میاں صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ لیا .....اور فرمایا..... کیا کر رہے ہو؟..... میں نے کہا کہ حضرت دستر خوان جھاڑنے جا رہا ہوں..... حضرت میاں صاحب نے پوچھا کہ دستر خوان جھاڑنا آتا ہے؟..... میں نے کہا کہ حضرت دستر خوان جھاڑنا کونسا فن یا علم ہے..... جس کے لئے باقاعدہ تعلیم کی ضرورت ہو..... باہر جا کر جھاڑ دوں گا.....

حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ..... اسی لئے تو میں نے تم سے پوچھا تھا کہ دستر خوان جھاڑنا آتا ہے..... یا نہیں؟..... معلوم ہوا کہ تمہیں دستر خوان جھاڑنا نہیں آتا ..... میں نے کہا پھر آپ سکھا دیں..... فرمایا کہ ہاں دستر خوان جھاڑنا بھی ایک فن ہے.....

پھر آپ نے اس دسترخوان کو دوبارہ کھولا.....اور اس دسترخوان پر جو بوٹیاں یا بوٹیوں کے ذرات تھے.....ان کو ایک طرف کیا.....اور ہڈیوں کو جن پر کچھ گوشت وغیرہ لگا ہوا تھا.....ان کو ایک طرف کیا.....اور روٹی کے ٹکڑوں کو ایک طرف کیا .....اور روٹی کے جو چھوٹے چھوٹے ذرات تھے ان کو ایک طرف جمع کیا پھر مجھ سے فرمایا کہ دیکھو..... یہ چار چیزیں ہیں.....اور میرے یہاں ان چاروں چیزوں کی علیحدہ علیحدہ جگہ مقرر ہے..... یہ جو بوٹیاں ہیں.....ان کی فلاں جگہ ہے..... بلی کو معلوم ہے..... کہ کھانے کے بعد اس جگہ بوٹیاں رکھی جاتی ہیں.....وہ آ کر ان کو کھا لیتی ہے.....اور ان ہڈیوں کے لئے فلاں جگہ مقرر ہے..... محلے کے کتوں کو وہ جگہ معلوم ہے..... وہ آ کر ان کو کھا لیتے ہیں.....اور یہ جو روٹیوں کے ٹکڑے ہیں.....ان کو میں اس دیوار پر رکھتا ہوں یہاں پرندے چیل..... کوے آتے ہیں..... .....اور وہ ان کو اٹھا کر کھا لیتے ہیں.....اور یہ جو روٹی کے چھوٹے ذرات ہیں.....تو میرے گھر میں چونٹیوں کا بل ہے.....ان کو اس بل کے پاس رکھ دیتا ہوں .....وہ چونٹیاں اس کو کھا لیتی ہیں.....

پھر فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا رزق ہے..... اس کا کوئی حصہ ضائع نہیں جانا چاہئے.....

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں..... کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ.....اس دن ہمیں معلوم ہوا کہ دسترخوان جھاڑنا بھی ایک فن ہے.....اور اس کو بھی سیکھنے کی ضرورت ہے.....

باب نمبر 10

والدین کی خدمت پر رزق میں برکت کی بشارت

میرے عزیزو!.....

حضور ﷺ نے امت محمدیہ کو رزق میں اضافہ.....اور برکت کے لیے جو اعمال بتلائے ہیں.....ان میں ایک عمل والدین کی خدمت کرنا بھی ہے.....

والدین کے ساتھ صلہ رحمی پر عظیم انعامات

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... کہ حضور ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّمُدَّاللّٰہُ فِیْ عُمُرِہٖ وَیَزِیْدَ فِیْ رِزْقِہٖ فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْہِ وَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ (رواہ البیہقی کذا فی الدر المنثور)

ترجمہ: ”جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے.....اور اس کا رزق بڑھائے اس کو چاہئے کہ..... اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے.....اور رشتہ داروں) کے ساتھ صلۂ رحمی کرے“.....

والدین کی خدمت پر بابرکت رزق ملنے کا واقعہ

1 .....ایک نوجوان نے اپنے ماں باپ کی بہت خدمت کی..... جب

والدین فوت ہو گئے تو کچھ دنوں کے بعد خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ..... اس نے کہا..... تم نے والدین کی بڑی خدمت کی ہے..... تجھے انعام دیتے ہیں..... پتھر کے نیچے سو دینار پڑے ہیں..... جا کر اٹھالے.....

وہ نوجوان سمجھدار تھا..... اس نے پوچھا..... ان میں برکت ہوگی؟.....

جواب ملا..... برکت تو نہیں ہوگی.....

اس نے کہا..... میں نہیں لیتا ایسے سو دینار جن میں برکت نہ ہو.....

صبح اٹھا..... بیوی کو بتایا کہ..... میں نے رات ایسا خواب دیکھا ہے.....

بیوی نے کہا..... اچھا تم نہ لینا مگر دیکھ تو آؤ دینار پڑے بھی ہیں..... یا نہیں۔

اس نے کہا..... جب دینار لینے نہیں تو میں جا کر دیکھتا بھی نہیں.....

دوسری رات پھر خواب آیا کہ..... اچھا تو سو دینار نہیں لیتا تو تجھے دس دینار دیں گے..... اس نے پھر وہی پوچھا کہ برکت ہوگی ان میں یا نہیں؟.....

اس نے کہا..... برکت نہیں ہوگی.....

اس نے کہا کہ..... پھر میں لیتا بھی نہیں.....

اِدھر بیوی کو بتایا..... تو کہنے لگی سو دینار تو چھوڑ دیئے تھے..... اب دس تو ضائع نہ کر..... یہ تو جا کر لے لے.....

اس نے کہا..... برکت نہیں میں لیتا بھی نہیں.....

تیسری رات پھر خواب آیا..... بزرگ نے کہا تو نے والدین کی خدمت کی تجھے ایک دینار دیتے ہیں.....

پوچھا اس میں برکت ہوگی؟.....

فرمایا..... ہاں برکت ہوگی.....

وہ نوجوان صبح اٹھا..... تو اس نے اس پتھر کے نیچے سے ایک دینار لے لیا.....

واپس آنے لگا..... دل میں خوشی تھی..... سوچا کہ چلو آج میں مچھلی لے کر چلوں.....

میری بیوی مچھلی کے کباب بنائے گی..... بازار سے مچھلی خریدی..... گھر لایا.....

جب اس کی بیوی نے مچھلی کو کاٹا..... تو مچھلی کے اندر سے ایسا قیمتی ہیرا نکلا کہ.....

جب اسے بازار میں بیچا..... تو ساری زندگی کا خرچہ پورا ہو گیا..... یہ ہوتا ہے.....

برکت والا رزق..... ماشاءاللہ.....

یہ برکت کا لفظ انگریزی ڈکشنری میں کہیں نہیں ملتا..... اسی لیے ان مغربی لوگوں کی زندگیوں میں برکت نظر نہیں آتی..... مگر الحمدللہ یہ ایمان والوں کی زندگی میں ہوتی ہے..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.....

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ..... (سورۃ الاعراف پ ۹)

ترجمہ: ”اگر یہ بستی والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم آسمان سے اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے“.....

باب نمبر 11

رزق کی تنگی کو دور کرنے کیلئے دعا کا اہتمام کریں

دعا کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ وَ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ..... (سورۃ الانبیاء ۸۷)

ترجمہ: ”اور مچھلی والے (حضرت یونس) کو یاد کرو جب کہ وہ غصہ سے چل دیئے.....اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان کو نہ پکڑ سکیں گے پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے .....اور آپ پاک ہیں.....اور بے شک میں ظالموں میں ہوگیا“.....

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ..... (سورۃ الانبیاء، ۸۸)

ترجمہ: ”سو ہم نے اس کی پکار سن لی.....اور ان کو غم سے نجات دے دی.....اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں“.....

اللہ ہی کافی ہے اپنے بندوں کے لئے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے.....

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ..... (سورۃ الزمر، پ ۲۴)

ترجمہ: ”کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں“.....

دعا نجات اور فراوانی رزق کا باعث ہے

1 .....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے..... کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا..... میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں .....جو تم کو تمہارے دشمنوں سے نجات دے .....اور تم پر رزق کی فراوانی کرے کہ.....تم شب و روز دعا میں لگ رہو.....دعا مؤمن کا ہتھیار ہے..... (ابو یعلی، ترغیب صفحہ ۴۸۳، جلد ۲)

دعا کرنے والا کبھی برباد نہیں ہوتا

2 .....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے..... کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا.....دعا سے عاجز مت ہو (اسے مت چھوڑو) کہ.....اللہ تعالیٰ نے کسی کو دعا کے ساتھ ہلاک نہیں کیا“..... (حاکم صفحہ ۴۹۴، ج ۱، ابن حبان، ترغیب، صفحہ ۴۷۹، جلد ۲)

فائدہ:.....دعا کرنے والا مصائب و حادثات سے بچا رہتا ہے.....

دعا دافع البلایا ہے

3 .....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے..... کہ آپ ﷺ نے

فرمایا..... دعا بلاؤں کو ہٹاتی ہے..... (کنز، صفحہ ۳۲ جلد ۲)

دعا کے ذریعہ رزق میں برکت کا الہام

4 ..... عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعین میں سے ہیں..... آپ کا شمار امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں ہوتا ہے..... آپ غلام تھے مگر دل کے بادشاہ تھے..... آپ الہامی باتیں ارشاد فرمایا کرتے تھے..... فرماتے ہیں..... کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بات ڈالی کہ اے عطا!..... میں بھی تجھے رزق دے کر رہوں گا..... یہ کیسے ممکن ہے..... کہ تو رو رو کر مجھ سے رزق مانگے..... اور پھر بھی میں تجھے رزق عطا نہ کروں.....

رزق سے برکت نکلنے کی وجہ

میرے دوستو!.....

اللہ تعالیٰ تو ہمیں رزق عطا فرما دیتے ہیں..... مگر ہم اس رزق کا استعمال غلط طریقے سے کرتے ہیں..... جس کی وجہ سے اس رزق سے برکت نکل جاتی ہے..... جب برکت اٹھ جاتی ہے..... تو جتنا کماتے چلے جائیں گے ضرورتیں اس سے زیادہ بڑھتی چلی جائیں گی..... حتیٰ کہ انسان کروڑوں کی فیکٹریوں کا مالک ہو کر بھی روتا پھرتا ہے..... کہ میں قرضے میں دبا ہوا ہوں.....

باب نمبر 12

رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے چند اہم دعائیں

میرے عزیزو!..... مالی پریشانیوں سے حفاظت کے لئے مسنون اعمال میں سے ایک عمل دعاؤں کی کثرت کرنا ہے.....

لہٰذا غم ختم کرنے..... اور پریشانی کی شدت کو کم کرنے کے لئے دعا انتہائی مؤثر..... اور کاری ہتھیار ہے..... دعا جہاں پریشانیوں کا علاج ہے..... وہاں مسلمان کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہے..... ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت دعا کرتا رہے کہ پروردگار اسے غم پریشانی مصیبت سے بچائے رکھے..... اور ان بلاؤں سے اس کی حفاظت فرمائے..... نبی ﷺ کثرت سے پریشانیوں..... غموں..... اور مصیبتوں سے بچنے کی دعا کیا کرتے تھے.....

غم سے حفاظت کی انمول دعا

1 ..... آپ ﷺ کے خادم انس ؓ خبر دیتے ہیں..... کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا..... آپ ﷺ جب کسی جگہ ٹھہرتے تو میں آپ ﷺ کی خدمت کے لیے حاضر ہو جاتا..... میں نے آپ ﷺ کو بکثرت یہ دعا کرتے ہوئے سنا.....

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحَزَنِ وَالۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ وَالۡبُخۡلِ وَالۡجُبۡنِ وَضَلَعَ الدَّیۡنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ.....

(صحیح بخاری، مع الفتح، ۲۸۹۳)

2 .....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡغِنٰی وَمِنۡ شَرِّ فِتۡنَۃِ الۡفَقۡرِ.....

ترجمہ: ''اے اللہ میں مالداری کی آزمائش.....اور محتاجی کی آزمائش کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''.....

3 .....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡکَسۡلِ وَالۡھَرَمِ وَالۡمَاۡثَمِ وَالۡمَغۡرَمِ (حوالہ مسلم شریف)

ترجمہ: ''اے اللہ !.....میں پناہ چاہتا ہوں سستی سے..... بڑھاپے (کی محتاجی) سے.....گناہ.....اور قرض ہے''.....

تنگی معیشت سے نجات کے لئے خاص دعا

4 .....حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے..... کہ آپ ﷺ نے فرمایا.....تم کو اس بات سے کون سی چیز روکتی ہے.....کہ تنگی معیشت ہو تو جب گھر سے نکلو تو پڑھو.....

بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَمَالِیۡ وَدِیۡنِیۡ. اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیۡ بِقَضَآئِکَ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡمَا قَدَّرۡ لِیۡ حَتّٰی لَاۤاُحِبُّ

تَعۡجِیۡلَ مَآاَخَّرۡتَ وَلَا تَاۡخِیۡرَ مَاعَجَّلۡتَ.....

ترجمہ: ''اللہ کا نام اپنی جان مال و دین پر.....اے اللہ اپنے فیصلہ سے مجھے راضی فرمادے.....اور جو مقدر فرمائیں اس میں برکت عطا فرما تاکہ جسے آپ تاخیر سے دیں اس میں جلدی.....اور جسے آپ جلدی نوازیں اس میں تاخیر نہ چاہوں''.....(نزل الابرار ۲۶۴، ابن سنی ۳۵۰)

غموں اور قرض سے نجات کے لئے دعا نبوی ﷺ

5 .....حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ.....ایک دن رسول کریم ﷺ مسجد نبوی تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک انصاری صحابی جنہیں ابو امامہ کہا جاتا ہے.....وہ بیٹھے ہوئے ہیں.....آپ ﷺ نے فرمایا.....

''اے ابوامامہ کیا بات ہے.....میں تمہیں نماز کے وقت کے بغیر ہی مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟''.....

انہوں نے عرض کیا کہ.....

ھُمُوۡمٌ لَزِمَتۡنِیۡ وَدُیُوۡنٌ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ.....

اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے فکر و غم نے گھیر رکھا ہے.....اور قرضوں نے جکڑ رکھا ہے.....

آپ ﷺ نے فرمایا.....کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ بتلادوں جسے اگر تم پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری فکر دور کردے.....اور قرض سے تمہیں نجات دے.....

ابو مامہؓ کہتے ہیں..... میں نے عرض کیا کہ جی ہاں ضرور بتلائیے.....

آپ ﷺ نے فرمایا..... صبح وشام دونوں وقت یہ دعا پڑھا کرو.....

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحِزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ.....

ترجمہ: ”اے اللہ میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں فکر وغم سے..... اور پناہ چاہتا ہوں آپ کی..... ناتوانی اور سستی سے..... اور پناہ چاہتا ہوں..... آپ کی بزدلی اور بخیلی سے..... اور پناہ چاہتا ہوں..... آپ کی..... قرض کے غلبہ..... اور لوگوں کے سخت دباؤ سے“.....

حضرت ابواُمامہ ؓ فرماتے ہیں کہ..... میں نے ایسے ہی کیا..... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری فکر دور فرمادی..... اور میرے اوپر سے قرض کا بوجھ اتار دیا.....

(ابوداؤد شریف ج ا ص ۲۱۷)

باب نمبر 13

رزق کی تنگی کے لئے فکر آخرت کا نبوی نسخہ

میرے بھائیو!.....

مسلمان کہتا ہے..... میں پریشان ہوں سکون نہیں رزق کی تنگی ہے..... مال میں بے برکتی ہے..... اس کا علاج کیا ہے.....

میرے دین کی طرف آؤ میں تیرے سارے غم دور کردوں گا.....

میں تیری ساری پریشانیاں دور کردوں گا.....

میں تیرے فقر کو دور کردوں گا.....

غنا کو تیرے دل میں ڈال دوں گا.....

دنیا تیرے پاس ناک رگڑ کر آئے گی.....

چنانچہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.....

وَمَنْ کَانَ ھَمُّہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا.....

اور جو دنیا کو غم بنالیتا ہے..... اللہ اس کی دنیا کو پریشان کردیتا ہے.....

وَجَعَلَ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ.....

اور اس کے سامنے فقر کو طاری کردیتا ہے.....

وَلَا نَصِيْبَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّامَا كُتِبَ لَه‘.....

اور مقدر سے زیادہ دنیا اٹھا نہیں سکتا.....

جو سکون چاہتا ہے..... اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے طریقوں پر ڈھال لے کیونکہ اللہ کو اپنے نبی کا ایک عمل اتنا پسند ہے..... جو شخص جس وقت کسی سنت پر عمل کرتا ہے ..... اللہ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں..... اور جس کو اللہ محبت سے دیکھیں تو اس پر رحمت کی بارشیں اترتی ہیں..... اور سکون کا دوسرا نام رحمت الٰہی ہے.....

ایک کی فکر پر تمام فکروں سے نجات

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا ..... جسے ایک ہی فکر لاحق ہو..... گئی اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی فکروں سے بچالے گا..... اور جسے فکروں نے گھیر لیا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ..... وہ دنیا کے کس خطے میں ہلاک ہوتا ہے..... (بیہقی، حاکم نیز اس نے کہا ہے..... کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے).....

فکر آخرت پر پُر نور احادیث اور واقعات

دنیاوی لذتوں سے چھٹکارے کا نبوی علاج

1 .....اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ..... رسول اکرم ﷺ نے فرمایا.....

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ (يَعْنِي الْمَوْتَ).....

ترجمہ: ”لذتوں کو ختم کرنے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو“.....

(سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی ذکر الموت، ح (۲۳۰۷) مسند احمد: (۲۹۲/۲)

جھوٹے اور بے حقیقت دعوے

2 .....حضرت سیدنا شقیق بلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے..... ”لوگ چار چیزوں کا دعویٰ کرتے ہیں..... مگر ان کا عمل ان کے دعوے کے خلاف ہے.....

(۱) .....انکا زبانی قول تو یہ ہے کہ..... ہم اللہ عزوجل کے بندے ہیں..... مگر ان کے عمل آزادوں جیسے ہیں.....

(۲) کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری روزی کا کفیل ہے..... مگر وہ بہت کچھ مال و دولت جمع کر لینے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتے.....

(۳).....کہتے ہیں کہ دنیا سے آخرت بہتر ہے.....مگر وہ صرف دنیا ہی کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں.....

(۴).....کہا کرتے ہیں کہ ہمیں ایک دن ضرور مرنا پڑے گا.....مگر زندگی کا انداز ایسا ہے.....کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں.....

دو چیزوں کی وجہ سے دل خون ہو گیا

3 .....حضرت سیدنا بایزید بسطامی ﷺ ایک رات اپنے عبادت خانہ کی چھت پر پہنچے.....اور دیوار کو تھام کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی جہ سے آپ کے پیشاب میں خون آنے لگا.....جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا.....

"دو چیزوں کی وجہ سے.....ایک یہ کہ آج میں خدا عزوجل کی عبادت نہ کر سکا.....دوسری یہ کہ بچپن میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا.....چنانچہ ان دونوں چیزوں سے اس قدر خوف زدہ تھا کہ.....میرا دل خون ہو گیا.....اور پیشاب کے راستے خون آنے لگا".....

(تذکرۃ الاولیاء، ج۱۱ صفحہ ۱۳۳)

قبر و جہنم کی یاد پر نیند کا اُڑ جانا

4 .....حضرت سیدنا رباح عبسی ﷺ نے ایک حبشی غلام کو چار دینار میں خریدا.....وہ غلام نہ تو رات کو خود سوتا اور نہ ہی آپ کو سونے دیتا.....ایک مرتبہ جب رات کی تاریکی ہر طرف چھا چکی تھی آپ نے اس غلام سے پوچھا.....

"اے بندے!.....تم سوتے کیوں نہیں.....اور نہ ہی ہمیں سونے دیتے ہو؟.....

اس نے جواب دیا....."اے میرے مالک!.....جب رات کا اندھیرا پھیل جاتا ہے.....تو میں (فکر موت کرتے ہوئے) قبر اور جہنم کی تاریکی کو یاد کرتا ہوں تو میری نیند اڑ جاتی ہے.....اور جب میں اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کو یاد کرتا ہوں تو میرا دل غمگین ہو جاتا ہے.....پھر جب میں جنت.....اور اس کی نعمتوں کو یاد کرتا ہوں تو میرا شوق عبادت بڑھ جاتا ہے.....اب آپ ہی بتائیے کہ میں کیسے سو سکتا ہوں؟".....

حضرت سیدنا رباح ﷺ نے جب یہ جواب سنا تو رونے لگے.....حتی کہ آپ پر غشی کی کیفیت طاری ہو گئی.....جب آپ کی حالت کچھ سنبھلی تو ارشاد فرمایا.....

"اے غلام!.....تم جیسی ہستی کا مالک مجھ جیسا آدمی نہیں ہونا چاہیے میں تمہیں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں".....

باب نمبر 14

شکر کی کثرت کر کے اپنے رزق کو بڑھائیں

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب دامت برکاتھم لکھتے ہیں کہ.....

آج ہم سب پریشان ہیں.....لوگوں کے کاروبار بند ہیں.....وقت پریشانی میں گزر رہا ہے.....آسمان سے بارشوں کا نزول بند.....زمین میں پانی کی سطح نیچے گر گئی .....اور دوکانیں ویسے بند ہو گئیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ..... پروردگار عالم نے ہمارے لئے رزق کے دروازوں کو بند کر دیا ہے.....اب ہمیں سوچنا چاہئے کہ..... اس آزمائش میں سے کیسے نکل سکتے ہیں.....

اللہ کی نافرمانی پر بھوک اور خوف کا لباس پہنانے کا اعلان

1 ..... جب بندہ نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے.....تو پھر اللہ رب العزت جلال میں آتے ہیں.....اس لئے کفران نعمت کی وجہ سے نعمتیں بڑی جلدی چھن جاتی ہیں.....فرمایا.....

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً قَرْيَةً .....اور اللہ مثال بیان کرتا ہے.....ایک ایسی بستی والوں کی..... كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً .....امن بھی تھا اطمینان بھی تھا.....يَاْتِيْهَا

رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ .....چاروں طرف سے ان کے رزق کی بہتات ہو رہی تھی.....فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ.....انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی .....فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

(سورۃ النحل، پ ۱۴)

اللہ تعالیٰ نے ان کو بھوک و ننگ .....اور خوف کا لباس پہنا دیا.....بوجہ اس کے کہ برے کام کرتے تھے.....

آج دیکھئے کہیں ہمارے اوپر بھوک ننگے.....اور خوف کا لباس تو نہیں آیا ہوا سوچیں..... ہر بندہ جو شکوے کرتا ہے..... کہ کاروبار نہیں چلتا.....لگتا ہے..... کسی نے بندش کی ہوئی ہے.....سونے کو ہاتھ لگاتا ہوں تو مٹی بن جاتا ہے.....قرضوں میں جکڑ اپڑا ہوں خرچے پورے نہیں ہوتے..... ایسا تو نہیں کہیں بھوک و ننگ .....اور خوف کا لباس پہنا دیا گیا ہو..... ہر وقت سر کے اوپر خوف مسلط ہے..... بلکہ پوری قوم پر خوف مسلط ہے.....فلاں حملہ نہ کر دے فلاں ناراض ہو گیا ہے..... وہ تین ٹکڑے نہ کر دے..... پوری قوم پر خوف مسلط ہے..... پتہ نہیں بنے گا کیا؟..... جب انسان اللہ رب العزت کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے.....تو اس پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے.....

تاجر طبقے کی پریشانیاں

آج دیکھیں ہمارے دوکاندار بھائی پریشان حال ہیں..... یہ تو سوچتے

ہیں کہ..... جلدی ہمارے مسائل حل ہو جائیں..... کبھی مل بیٹھ کر انہوں نے سوچا کہ ہم اللہ سے معافی بھی مانگیں..... کہیں تاجران کمیٹی نے اللہ سے اجتماعی طور پر معافی مانگی ہو کہ ہمارے گناہوں سے ہماری بددیانتی سے جھوٹ سے نمبر دو کاموں سے پتہ نہیں کس بات سے تو ناراض ہے کہ..... ہمارا راستہ بند کر دیا گیا ہے، مولیٰ ہم معافی مانگتے ہیں۔

پورے ملک میں آپ کو کہیں معافی مانگنے والے نظر نہیں آئیں گے..... اور خدا کے بندو!..... مسائل کے حل کے لئے بندوں کے ساتھ تو مذاکرات کر رہے ہو بندوں کے پروردگار کا بھی دروازہ کھٹکھٹا لیتے..... مسائل تو اس نے حل کرنے ہیں..... جن سے بالواسطہ مسائل حل ہونے ہیں..... ان کو منانے کے لئے کئی مہینوں سے کوششیں کر رہے ہو..... اور جس نے بلا واسطہ مسائل حل کرنے ہیں..... اس پر وردگار کو منانے کے لئے چند منٹوں کی فرصت نہیں.....

یہ نہیں کہ دکانیں بند ہو گئی ہیں..... بلکہ آپ کی دعائیں بند کروا دی گئی ہیں..... وہ پروردگار ناراض ہے..... کسی بات پر (ملک میں کئی دنوں سے تاجر برادری نے ہڑتال کی ہوئی تھی).....

اوپر سے بھی نیچے سے بھی پانی بند

کہیں قحط ہے..... لوگ بھوکے مر رہے ہیں..... ایک آدمی نے کہا کہ اس نے تھر کے علاقے میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک بکری گھاس نہ ملنے کی وجہ سے گوشت کے ٹکڑے کو چبا رہی تھی..... انسان مر رہے ہیں..... حیوان مر رہے

ہیں..... وہ دیکھیں ہزاروں گھروں میں نئے بور (Bore) ہو رہے ہیں کہ..... پانی کی سطح نیچے چلی گئی ہے.....

ایک صاحب کہنے لگے کہ پورا راولپنڈی اسلام آباد پریشان ہے..... اوپر سے بھی پانی بند ہے..... نیچے سے بھی پانی بند ہے..... دوکانوں کے دروازے بند ہیں..... او خدا کے بندو!..... روٹی پانی بند کر دیا گیا سوچو سوچو..... سوچو!!..... ذرا جا گو کب تک سوئے رہو گے ہم معافی مانگ کر اپنے اللہ کو کیوں نہیں منا لیتے؟..... ہم اپنے رب سے کیوں نہیں معافی مانگ لیتے کہ..... اے پروردگار!..... ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے، اور ہمارے لئے اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔

بڑے اہم مسائل کا نبوی علاج

2 ..... طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے.....

جس شخص کو حق تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے اس کو چاہئے کہ اس کا شکر زیادہ کیا کرے..... اور جس کے گناہ زیادہ ہوں اس کو چاہئے کہ استغفار زیادہ کیا کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہو اس کو چاہئے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بکثرت پڑھا کرے۔

شکر ادا کرنے سے نعمت کا زوال نہیں ہوگا

3 ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے..... کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو شکر ادا کرنے کی توفیق ہو گئی..... وہ کبھی نعمتوں میں برکت..... اور زیادتی

سے محروم نہ رہے گا..... (ابن مردویہ، مظہری، معارف، پارہ ۱۴ صفحہ ۱۵۶)

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمادیا کہ..... اگر احسان مان کر زبان ودل سے میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو..... اور زیادہ نعمتیں ملیں گی ..... جسمانی روحانی..... اور دنیوی واخروی ہر قسم کی..... اور ناشکری کی صورت میں خطرہ ہے کہ موجودہ نعمتیں بھی سلب کرلی جائیں.....

شکر گزار صحابی کا واقعہ

4 .....ایک حدیث میں ہے کہ..... حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک سائل آیا..... آپ ﷺ نے ایک کھجور عنایت فرمائی..... اس نے نہیں لی ..... پھینک دی..... پھر دوسرا سائل آیا..... اس کو بھی ایک کھجور دی وہ بولا.....

سُبْحَانَ اللّٰهِ تَمْرَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.....

یعنی جناب نبی کریم ﷺ کا تبرک ہے..... اس پر خوشی کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے جاریہ کو حکم دیا کہ..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو چالیس درہم رکھے ہیں .....وہ اس شکر گزار سائل کو دلا دو..... (تفسیر عثمانی)

تو معلوم ہوا کہ شکر گزاری سے..... اور فوائد کے علاوہ رزق میں وسعت بھی حاصل ہوتی ہے.....

شکر گزار لوگوں کے 6 واقعات

مقام شکر کا نتیجہ

1 .....آپ اکابر دیوبند میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہیں..... ایک مرتبہ انہیں شدید بخار آیا..... وہ چارپائی پر تقریباً مدہوش لیٹے ہوئے تھے..... بخار اپنے شباب پر تھا..... اور اس کی شدت کی وجہ سے غشی طاری تھی وہ ذرا ہوش میں آئے..... تو اسی حالت میں بے ساختہ فرمایا.....

"الحمد للہ!..... الحمد للہ!..... بہت اچھا ہوں..... خدا کا شکر ہے کہ..... دل صحت مند ہے..... گردے میں درد نہیں..... سینے میں کوئی تکلیف نہیں..... سب اعضاء ٹھیک کام کررہے ہیں..... بس بخار ہے.....

مقام شکر کی عملی شکل

یہ ہے..... "مقام شکر" کا نتیجہ کہ..... انسان شدید بخار میں مدہوش ہونے کی حالت میں بھی اس حقیقت کا استحضار رکھتا ہے..... کہ "تکلیف ایک ہے..... اور نعمتیں بے شمار" حقیقت بلاشبہ وہی ہے..... جو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی کہ..... بخار بیشک ایک تکلیف ہے..... لیکن اس کے ساتھ نعمتیں کتنی موجود ہیں!..... دیکھنے کے لئے آنکھ..... بولنے کے لئے زبان..... سننے کے لئے

کان..... پکڑنے کے لئے ہاتھ..... علاج کے لئے حکیم وغیرہ وغیرہ.....

تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ..... ایک بیماری میں بھی اللہ کی لامحدود نعمتیں انسان پر ہوتی ہیں..... جس کو تحریر قلم میں لایا نہیں جاسکتا.....

دوستو!..... جب دل شاکر بن جاتا ہے..... تو اسے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں نظر آتی ہیں..... بظاہر اگر کوئی تکلیف بھی ہوتی ہے..... تو وہ سمجھتا ہے..... کہ میرے رب کی طرف سے جو بھی معاملہ ہے..... اسی میں میری بہتری ہے..... لہٰذا وہ مصیبت پر بھی شکر ادا کرتا ہے..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں.....

جب انسان پر کوئی مصیبت آئے تو اس پر تین شکر واجب ہیں.....

(۱)..... الحمد للہ!..... کہ یہ مصیبت دینوی ہے..... دینی نہیں دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا.....

(۲)..... الحمد اللہ!..... چھوٹی مصیبت ہے..... بڑی مصیبت نہیں..... دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبتیں بھی ہیں.....

(۳)..... الحمد للہ!..... اللہ تعالیٰ نے مصیبت پر صبر کی توفیق عطاء فرمائی جزع وفزع سے حفاظت فرمائی.....

تو پھر کس نعمت کا شکر ادا کر رہا ہے؟

2 ..... ایک بار سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا..... جو اندھا اور کوڑھی تھا..... اور اس کے بدن کے دونوں حصے مفلوج ہو چکے

تھے..... لیکن وہ زبان سے یہی کہہ رہا تھا..... اے اللہ عزوجل!..... تیرا بڑا شکر ہے.....

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا..... وہ کونسی بلا ہے..... جس میں تو مبتلا نہیں..... پھر تو کس نعمت کا شکر ادا کر رہا ہے؟.....

اس شخص نے جواب دیا..... یہ ٹھیک ہے..... کہ میں اندھا کوڑھ اور فالج زدہ ہوں..... مگر کیا اللہ عزوجل نے مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال نہیں فرمایا..... بس میں اسی نعمت کا شکر ادا کر رہا ہوں.....

شکر گزاری کا نقد انعام

3 ..... حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا..... تو نے سچ کہا.....

پھر آپ نے اس کے بدن پر اپنا دست مبارک پھیرا..... اور وہ فوراً تندرست ہو کر بیٹھ گیا..... اور اس کی بینائی بھی واپس آ گئی.....

اپنے سامان کی چوری پر اللہ کا شکر

4 ..... حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک شخص کے ہاں چوری ہوگئی..... آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کی غم خواری کو تشریف لے گئے.....

پڑوسی نے بڑے خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا..... حضرت احمد حرب

رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ہم تمہارے چوری ہو جانے کا افسوس کرنے آئے ہیں.....

پڑوسی بولا کہ میں تو اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں .....اور مجھ پر اس کے تین شکر واجب ہو گئے ہیں.....

ایک یہ کہ دوسروں نے میرا مال چرایا ہے.....میں نے نہیں.....

دوسرا یہ کہ ابھی آدھا مال میرے پاس موجود ہے.....

تیسرے یہ کہ یہ میری دنیا کو ضرر پہنچا ہے.....اور دین میرے پاس ہے.....یعنی اللہ کا بندہ وہی ہے.....جو پریشانی میں بھی شکر کرے.....

ایک گونگے اور بہرے شخص کا واقعہ

5 .....وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک روز ایک گونگے بہرے مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزرے تو ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ کیا اس شخص پر کوئی انعام باقی ہے؟.....آپ نے فرمایا ہاں کھانے.....اور پینے کا آسانی سے گلے میں اتر جانا.....اور آسانی سے خارج ہونا ان ظاہری نعمتوں سے بہتر ہے.....جو گم ہو گئی ہیں.....

(اولیاء اللہ کے اخلاق)

الحمد للہ کہنے کی عادت

آپ اکثر دیکھیں گے کہ ہم اپنی زبان میں گفتگو کرتے ہوئے الحمد للہ کا لفظ اکثر نہیں بولتے کوئی آ کے پوچھتا ہے.....سناؤ جی!.....کیا حال ہے؟.....ہم نے کبھی نہیں کہا.....الحمد للہ میری صحت ٹھیک ہے.....

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوبصورت گھر دیا.....الحمد للہ.....اللہ نے بیٹا دیا.....الحمد للہ میں نے کھانا کھایا.....ہماری گفتگو میں الحمد للہ کا لفظ بہت کم استعمال ہوتا ہے.....ارے!.....پروردگار کو خود فرمانا پڑا.....وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ .....میرے بندوں میں سے تھوڑے شکر گزار بندے ہیں.....سوچئے تو سہی کہ اس پروردگار کو یہ کہنا پڑا جس پروردگار کی نعمتیں تمام انسانوں پر ہیں.....جو انپوں کو بھی دیتا ہے.....اور پرایوں کو بھی دیتا ہے.....وہ جو ایمان والوں کو بھی دیتا ہے.....اور کافروں کو بھی دیتا ہے.....

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

خواہ امیر ہو یا مفلس، قیمتی نعمتوں سے مالا مال ہے

6 .....ایک شخص نے کسی کے آگے ہاتھ پھیلایا.....اور اپنا دکھڑا رویا کہ بالکل مفلس ہوں.....اس شخص نے کہا کہ دیکھو میں تمہیں ایک لاکھ روپیہ دینے کو تیا رہوں مگر تم صرف اتنا کرو کہ.....اپنی ایک آنکھ نکال کر مجھے دے دو.....

مانگنے والے کو اس پر بہت غصہ آیا.....اور اس نے کہا کہ میں ہرگز یہ کام نہیں کروں گا.....

اس شخص نے کہا کہ.....اچھا آنکھ نہ دو.....ایک ہاتھ ہی دے دو.....مانگنے والے نے شدت سے انکار کیا.....

وہ شخص کہنے لگا..... چلو تو پھر ایک پاؤں ہی دے دو.....

مانگنے والے نے پھر نہایت غصیلے انداز میں انکار کیا..... پھر وہ شخص اس کے جسم کے ایک ایک عضو کا نام لیتا گیا کہ..... یہ عضو مجھے ایک لاکھ روپے میں دے دو..... یہ دے دو مگر مانگنے والا انکار ہی کرتا گیا.....

تمہارے پاس تو لاکھوں کا مال ہے

اس پر اس شخص نے کہا کہ..... دیکھو تمہارے پاس اتنے لاکھوں کا مال ہے..... اور پھر بھی تم کہتے ہو کہ میں مفلس ہوں..... آخر تمہارا ہر عضو لاکھ سے زیادہ قیمت کا تھا بھی تو تم نے لاکھ میں اسے دینا منظور نہ کیا.....

حقیقت یہ ہے..... کہ بنیادی دولتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی کثرت سے دی ہوئی ہیں..... کہ انسان ان کی طرف توجہ ہی نہیں دیتا..... ان کی قدر تو اس وقت ہوتی ہے..... جب ان میں سے کوئی خدانخواستہ چھن جاتی ہے..... پھر پتہ چلتا ہے..... کہ جن محرومیوں کو ہم روتے ہیں..... ان کی ان نعمتوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں جو ہمیں حاصل ہوتی ہیں.....

جنگ کے دوران جب ایک ایک رات میں کئی کئی دفعہ خطرے کا الارم ہوتا ہے..... اور انسان کو اٹھ اٹھ کر کسی محفوظ جگہ جانا پڑتا ہے..... اسے پیش نظر رکھ کر سوچیں کہ زندگی کی عام راتیں جن میں ہم آرام سے بغیر کسی خطر کے احساس کیے سوئے رہتے ہیں..... وہ خدا کا کتنا بڑا انعام ہوتی ہیں.....

شکر کی انمول مجرب دعا

خدائے پاک کی نعمتوں کا شکر کرنا نعمتوں میں برکت ..... اور زیادتی کا باعث ہے..... اس کے متعلق چند دعائیں مذکورہ ہیں.....

1 ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ..... نبی پاک ﷺ جب تک (اس دنیا میں باحیات رہے..... کبھی اس دعا کو نہیں چھوڑا..... (ہمیشہ یہ دعا کرتے رہے).....

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ.....

ترجمہ: ''اے اللہ آپ مجھے خوب شکر کرنے والا..... کثرت سے ذکر کرنے والا نصیحت ماننے والا..... اور حکم یاد رکھنے والا بنا دیجئے''.....

(ترمذی ۲۰۱، مجمع الزوائد ۲/۱۰/۱۷۲، مشکوٰۃ ۲۲۰)

باب نمبر 15

دنیا سے بے رغبتی پر رزق بڑھانے کی بشارت

میرے عزیزو!.....

قرآن وحدیث میں رزق میں برکت .....اور وسعت کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں.....ان اسباب میں سے ایک سبب دنیا سے بے رغبتی کرنا بھی ہے..... جو شخص اللہ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے.....اور دنیا کی طرف نہیں بلکہ خالق کے احکامات کو ہر لمحہ ترجیح دیتا ہے.....تو اللہ تعالیٰ دنیا کو اس کا غلام بنا دیتے ہیں..... چنانچہ سورۃ الدخان میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.....

رزق دو طرح کا ہے

حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ رزق دو طرح کا ہوتا ہے..... طالب .....اور مطلوب جو دنیا کو طلب کرتا ہے.....اس کو موت ڈھونڈتی ہے..... یہاں تک کہ وہ دنیا سے نکل جاتا ہے.....اور جو آخرت کو تلاش کرتا ہے.....اسے دنیا ڈھونڈتی ہے.....حتیٰ کہ اس کی روزی اسے مل جاتی ہے.....

دنیا حاصل کرنے کا آسان نسخہ

زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے..... کہتے ہیں..... میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا.....

''جس کا مقصد دنیا ہو اللہ اس پر اس کے معاملات متفرق کر دیتا ہے.....اس کی آنکھوں کے سامنے فقر رکھ دیتا ہے.....دنیا سے اسے وہی ملتا ہے..... جو مقدر میں ہوتا ہے.....جس کی نیت آخرت ہو اللہ اس کے معاملات یکجا کر دیتا ہے.....اس کو دل کا غنا حاصل ہوتا ہے.....دنیا اس کے پاس مجبور ہو کر آتی ہے''.....

رسول اللہ ﷺ کی نظر میں دنیا کی حقیقت

دنیا کی حقیقت

1 .....اور دنیا کی حقیقت سے آگاہ رہو.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

وَاللّٰہِ مَا الدُّنیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ ھٰذِہٖ فِی الْیَمِّ، فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ بِمَ تَرْجِعُ؟

ترجمہ: ''اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت صرف اتنی

ہے..... جیسے کوئی سمندر میں (شہادت کی) انگلی ڈالے پھر (نکال کر) دیکھے کہ..... وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے؟''..... (صحیح مسلم)

2 ..... حضور ﷺ کا فرمان ہے.....

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَاسَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَاءٍ..... (سنن ترمذی)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... اللہ کی نگاہ میں اگر دنیا مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی..... تو وہ پانی کا ایک گھونٹ بھی کسی کافر کو نہ پلاتا''.....

قیامت کے تین اہم سوالات

3 ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

لَاتَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنٰهُ، وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ..... وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا اَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ.....

(علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب فی القیامۃ، ح: ۲۴۱۷) تخریج اقتضاء العلم العمل: ۱/۱۵)

''قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم نہیں ہلا سکے گا..... جب تک اللہ تعالیٰ اس کی عمر کے متعلق سوال نہ کرلیں گے کہ اس نے اپنی عمر کہاں گزاری..... اور اس کے علم کے متعلق کہ اس کے مطابق کتنا عمل کیا..... اور اس کے مال کے متعلق کہ اسے کس جگہ خرچ کیا..... اور اس

کے جسم کے متعلق کہ اس نے کہاں بوسیدہ کیا''.....

آپ گھر کیوں نہیں بناتے

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا..... آپ اپنے لئے گھر کیوں نہیں بناتے؟.....

آپ نے فرمایا..... گزشتہ لوگوں کے پرانے مکان میری رہائش کے لئے کافی ہیں۔

نوٹ: اسلاف کی دنیا سے بے رغبتی کے مزید واقعات پڑھنے کے لئے احقر کی کتاب ''اللہ والوں کی دنیا سے بے رغبتی'' کا مطالعہ کریں.....

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو دنیا کی حقیقت بتاتے ہوئے قرآن میں فرمایا.....

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا۝ (سورہ نساء، رکوع ۱۱)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کا نفع بہت تھوڑا سا ہے..... اور آخرت ہی بہتر ہے..... اس شخص کے لئے جو متقی ہو..... اور تم پر ذرا سا بھی ظلم نہ کیا جائے گا''.....

پوری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی

4 ..... بادشاہ ہارون رشید ایک مرتبہ شکار کی تلاش میں جنگل میں گھوم رہے تھے گھومتے گھومتے راستہ بھٹک گئے..... اور زادِ راہ ختم ہوگیا..... اور پیاس سے بیتاب ہوگئے..... چلتے چلتے ایک جھونپڑی نظر آئی وہاں پہنچے..... وہاں جا کر جھو

نپڑی والے سے کہا کہ..... ذرا پانی پلا دو.....

وہ کہیں سے پانی لایا..... اور ہارون رشید نے پینا چاہا تو اس شخص نے کہا.....

امیر المومنین ذرا ایک لمحے کے ٹھہر جایئے..... پہلے یہ بتائیں کہ یہ پانی جو اس وقت میں آپ کو دے رہا ہوں..... بالفرض یہ پانی نہ ملتا..... اور پیاس اتنی ہی شدید ہوتی ..... جتنی اس وقت ہے..... تو بتایئے اس ایک گلاس پانی کی کیا قیمت لگاتے؟..... اور اس کے حاصل کرنے پر کتنی رقم خرچ کر دیتے؟.....

ہارون رشید نے کہا کہ..... یہ پیاس تو ایسی چیز ہے..... کہ اگر انسان کو پانی نہ ملے تو اس کی وجہ سے بیتاب ہو جاتا ہے..... اور مرنے کے قریب ہو جاتا ہے..... اس کے لئے میں ایک گلاس پانی حاصل کرنے کی خاطر اپنی آدھی سلطنت دے دیتا۔

اس کے بعد اس نے کہا کہ..... اب آپ اس پانی کو پی لیں.....

ہارون رشید نے پانی پی لیا..... اس کے بعد اس شخص نے ہارون رشید سے کہا..... امیر المومنین!..... ایک سوال کا..... اور جواب دے دیں.....

انہوں نے پوچھا..... کیا سوال ہے؟.....

اس شخص نے کہا کہ..... ابھی آپ نے جو ایک گلاس پانی پیا ہے..... اگر یہ پانی آپ کے جسم کے اندر رہ جائے..... اور خارج نہ ہو..... پیشاب نہ آئے..... تو پھر اس کو خارج کرنے کے لئے کیا کچھ خرچ کر دیں گے؟.....

ہارون رشد نے جواب دیا کہ..... یہ تو پہلی مصیبت سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہے کہ..... پانی اندر جا کر خارج نہ ہو..... اور پیشاب بند ہو جائے..... اس

کو خارج کرنے کے لئے بھی میں آدھی سلطنت دے دیتا.....

اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ..... آپ کی پوری سلطنت کی قیمت صرف ایک گلاس پانی کا اندر لے جانا..... اور اس کو باہر لانا ہے..... اور یہ پانی پینے..... اور اس کو باہر نکالنے کی نعمت صبح سے شام تک کئی مرتبہ آپ کو حاصل ہوتی ہے..... کبھی آپ نے اس پر غور کیا کہ..... اللہ تعالیٰ نے کتنی بڑی نعمت دے رکھی ہے.....

اس لئے یہ جو کہا جا رہا ہے کہ..... بسم اللہ پڑھ کر پانی پیو..... اس سے اسی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے..... کہ یہ پانی کا گلاس جو تم پی رہے ہو..... یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے..... اور اس توجہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس پانی پینے کو تمہارے لئے عبادت بنا دیں گے.....

موت اس سے زیادہ جلدی آنے والی ہے

5 ..... ایک مرتبہ آپ ﷺ راستے سے گزر رہے تھے..... دیکھا کہ ایک صاحب اپنی جھونپڑی کی مرمت کر رہے ہیں..... جب آپ قریب سے گزرے .....تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو؟..... انہوں نے عرض کیا کہ ..... ہماری جھونپڑی کچھ کمزور ہو گئی تھی..... میں اس کی کچھ مرمت کر رہا ہوں.....

آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا کہ یہ مرمت مت کرو..... لیکن بس ایک جملہ ارشاد فرما دیا کہ.....

مَا اَرٰی الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِکَ.....

ترجمہ: ''جو وقت موت کا آنے والا ہے..... وہ مجھے اس سے بھی زیادہ جلدی نظر آتا ہے''.....

یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا جو وقت ہے..... وہ اتنا جلدی آ سکتا ہے..... کہ اگر اس کا استحضار ہو تو پھر آدمی کو اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ مری جھونپڑی کمزور ہو گئی ہے..... اس کو درست کر لوں..... اشارہ اس بات کی طرف فرما دیا کہ..... اس جھونپڑی کو..... اور اس گھر کو درست کرتے ہوئے ذہن میں یہ بات نہ آ جائے کہ یہ میرا ہمیشہ کا گھر ہے..... اور ہمیشہ مجھے اس میں رہنا ہے..... بلکہ یہ خیال رکھنا کہ تمہیں تو آگے جانا ہے..... یہ گھر تو تمہارے سفر کی ایک منزل ہے..... سفر کی منزل میں بقدر ضرورت انتظام کر لو اس سے زیادہ مت کرو..... حضور اقدس ﷺ کی تربیت کا یہ انداز تھا.....